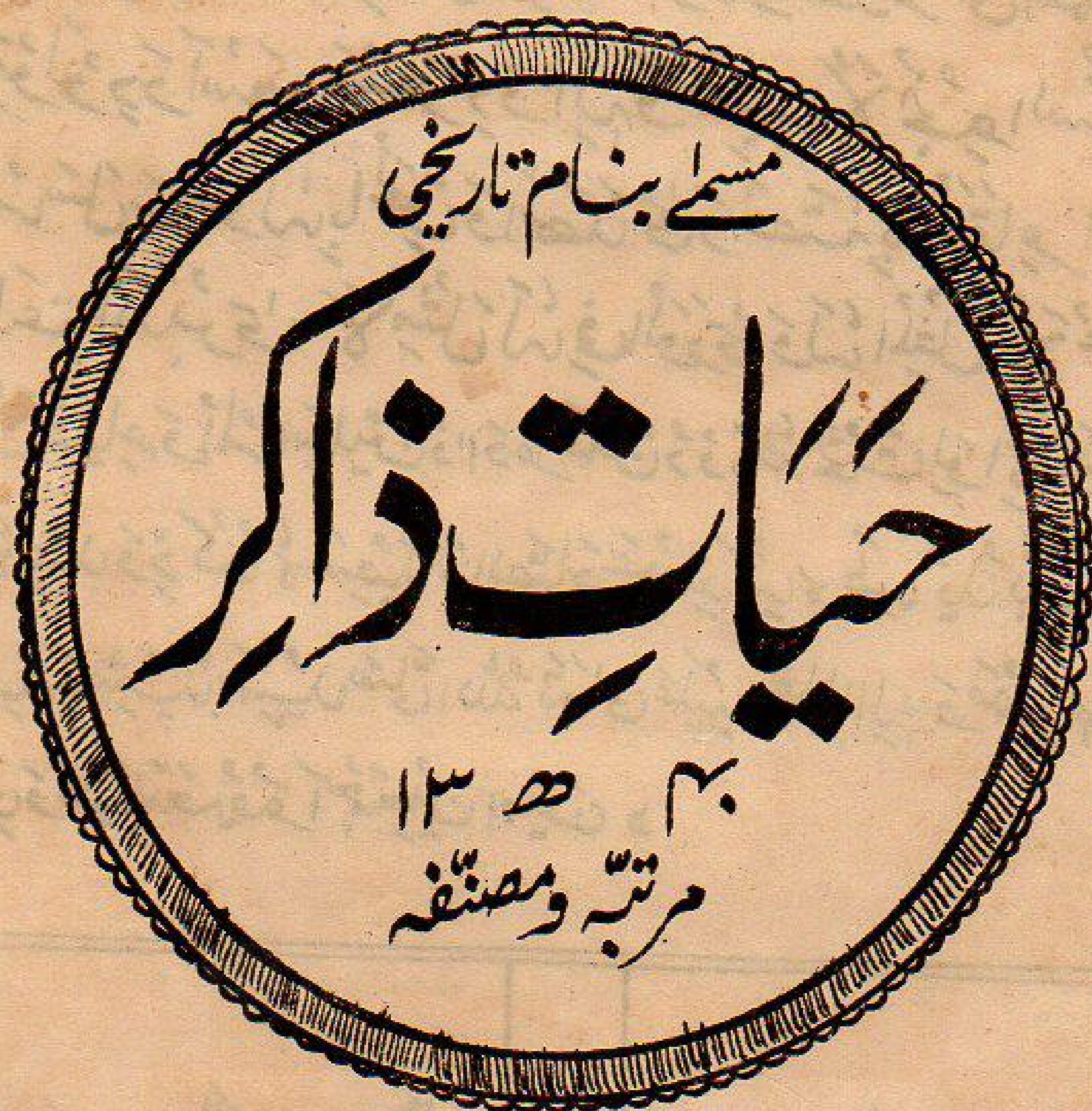
رضوی کتبخانہ بریلی

حیاتِ ذاکر

حصہ 1 قیمت 2+

الحمد للہ کہ جانِ فصاحت کانِ بلاغت مدح وثنا شان رسالت
حضور کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے کمالات ومعجزات صحیح اور سچے حالات
جو میلاد خوانوں کیلئے نعمت بے بہا ودولتِ لا انتہا ہے



جناب مولانا مولوی حاجی شاہ محمد جمیل الرحمن خانصاحب مداح الحبیب
قادری رضوی بریلوی۔

رضوی کتب خانہ رجسٹرڈ بازار صندلخاں بریلی یوپی

بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الحمد لله الغفور الودود والصلوٰة والسلام على احمد محمود و
اكرم مولود و اسعد مسعود و اٰله و صحبه الانجم السعود سبحٰن
الذي ارسل رسوله بالحق والهدى وخصه بالمقام المحمود
والشفاعة الكبرى لا مثل له في الورى وله المثل الاعلى فهو
سيد الانبياء والمرسلين و اٰدم فمن دونه تحت لوائه يوم الدين
مولده عيد وذكره سعيد والصاد عن ذكره طريد بعيد والقائم
بتعظيمه رشيد حميد صلى الله تعالى عليه وعلى اٰله وصحبه نجوم الهداية
واليقين وعلينا معهم اجمعين اٰمين ط

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہہ کہوں
جانِ مراد و کانِ تمنّا کہوں تجھے

گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں
درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلی کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے

اس مردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں | تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری | حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

مل قصیدہ حدائق بخشش حصہ دوم میں ہے گا

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا باڑا نور کا | مطلع | صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

افضل صلوات و اکمل تحیات نثار حضرت سید کائنات خلاصہ موجودات اشرف المخلوقات سرورِ بنی آدم، روحِ رواں عالم، انسانِ عینِ وجود دلیلِ کعبۂ مقصود قاضیٔ مسندِ عزت مفتیٔ دین و ملت وارثِ علومِ اولین، مورثِ کمالاتِ آخرین، مدلولِ حروفِ مقطعات منشائے فضائل و کمالات، حجۃ حق الیقین تفسیر قرآن مبین، عزیز مصر احسان فخر یوسفِ کنعان، حافظِ حدودِ شریعت ماحیٔ کفر و بدعت، قاعدِ فوجِ اسلام دامغ جیوشِ اصنام نگینِ خاتمِ سروری، خاتمِ نگینِ پیغمبری، خیابانِ چمنِ زیبائی، بہارِ گلستانِ خوش ادائی نکہتِ چمنستانِ ملکوت اصلِ سربستانِ ناسوت، ثمرۂ سدرۂ محبوبیت شگوفۂ شجرۂ مقبولیت، شاہبازِ آشیانِ قربت، طاؤسِ مرغزارِ جنت، ہمائے نشیمن قدس عنقائے قافِ انس، بلبلِ بوستاں۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى طوطیٔ شکرخائے سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰى شاہینِ بلند پرواز اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ عندلیبِ خوش آواز باغِ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ ندیمِ خلوت کدۂ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى مقیمِ عشرت کدۂ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى سلطانِ ایوانِ اخلاص و یقین مہمانِ خوانِ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ فارسِ مضمارِ لاہوت شہ سوارِ میدانِ جبروت ؎

چابک قدم بسیط افلاک | والا گہر محیط لولاک
خاکی و برِ اوجِ عرش منزل | اُمّی و کتاب خانہ در دل

اور مسلمانو! قلم و زبان کی کیا مجال کہ مدح و ثنا حضرت رسالت کی لکھ سکے اور انسان

اور

ضعیف البنیان کا کیا بار کہ اس بحرِ ذخار میں قدم رکھے اگر تمام دریا سیاہی ہو جائیں اور سارے جہاں کے درخت قلمیں بنا لیے جائیں اور آسمان و زمین کے چودہ طبق ورق ٹھہرائے جائیں اور تمام جن و انس جمع ہو کر نعت اقدس اُس محبوب خدا کی لکھیں، دریا ختم ہو جائیں قلمیں گھس کر تمام ہو جائیں، اوراقِ ارض و سما بھر جائیں مگر نعتِ حبیب خدا ختم نہ ہو۔

قصائد

بشر سے غیر ممکن ہے ثنا حضرت محمد کی	عہ	خدا فرماتا ہے قرآن میں مدحت محمد کی
بیاں ہو کس سے کمال محمد عربی	عہ	ہے بے مثال جمال محمد عربی
کس سے ممکن ہے صفت حضرت رسول اللہ کی	عہ	جبکہ خالق خود کرے مدحت رسول اللہ کی!

۱، ۲، ۳ قصائد قبالہ بخشش میں ملینگے

عزیز و حضورِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ جل جلالہ کی ذات و صفات کے مظہرِ اتم اور کمالاتِ خداوندی کے آئینہ ہیں کہ فرماتے ہیں مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ جس نے مجھ کو دیکھا یہ وہ ذات کرم ہے کہ نہ یہ خدا ہے نہ ذاتِ خدا سے جدا ہے۔ قطعہ

خدا تیرا خدا ہے تو خدا کا پاک بندہ ہے		خدا تو تو نہیں نورِ خدا ظلِ خدا تو ہے
تری تعریف میں جتنا رجیں سب تجھکو شایاں ہے		فقط اک ناروا یہ ہے کہ یوں کہئے خدا تو ہے

آدم و عالم سب اسی محبوب کے طفیلی ہیں، جس کو جو ملا اسی سے ملا اور جس نے جو پایا یہیں سے پایا خود فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ ھُوَ الْمُعْطِیْ جز ایں نیست کہ اللہ تمام نعمتوں کا دولتوں کا دینے والا ہے اور میں ان سب کا بانٹنے والا ہوں، لہٰذا ازل سے ابد تک جس کسی کو ملا یا ملتا ہے یا ملے گا سب حضور کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹا اور بٹتا ہے اور بٹے گا، اللہ تعالیٰ نے اُن کو مختار کل مالکِ ہر دوسرا کیا ہے اور اپنے خزانوں کی کُنجیاں دیکر سیاہ و سپید کا اختیار کلی عطا فرمایا ہے جو ہوا اور جو رہا ہے اور جو ہو گا سب کا علم بخشا ہے، ازل سے ابد تک سارے عالم سے باخبر اور ہر ذرہ حضور کے پیش نظر دلوں کے حالات خطرے، ارادے، نیتیں سب ان پر ظاہر فریادیں سننے والے مرادیں دینے والے بیکسوں کے والی بے یاروں کے حامی مشکلکشا حاجت روا، دافع البلاء جان کے ایمان، ایمان کی جان ص باعث

اللہ کی سرتابہ قدم شان ہیں یہ	ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں	ایماں یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

قصائد

جانِ ودلِ من بادفدائے شہ بطحا ۱؎ باد اسراین خستہ و پامے شہ بطحا

اے شافع تردامناں وے چارہ درد نہاں ۲؎ جانِ دل و روح رواں یعنی شہ عرش آستاں

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ۳؎ سب سے بالا و والا ہمارا نبی

نظر اک چمن سے دو چار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے

حضرت احدیت نے تمام کمالات جو اگلے پیغمبروں کو عطا فرمائے تھے وہ سب بلکہ اتم و اعلیٰ اور افضل و بالا اُن سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات جامع برکات میں جمع فرمائے مثلاً سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے صفی کیا۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا حبیب بنایا، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسماء حیوانات وجمادات سکھائے، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی تمام امت کے نام بتائے اور مشارق ومغارب زمین کے دکھائے، اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا سب کا علم عطا فرمایا۔

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسجود ملائک کیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوب خلائق کیا۔

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہشت میں رکھا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرش پر بلایا اور مقام قرب سے مشرف کیا، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلافت زمین کی بخشی، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم علوی میں تصرف کی قدرت دی۔

ادریس علیہ السلام کو آسمان پر بلایا وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا

نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے سبب مسلمانوں کو طوفان سے نجات بخشی،

۱؎ یہ دونوں قصائد حدائق بخشش حصہ دوم میں ہیں ۱۲
۲؎ یہ قصیدہ حدائق بخشش حصہ اول میں ہے
۳؎ یہ قصیدہ حدائق بخشش حصہ دوم میں ہے ۱۲

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب کافروں کو بھی دنیا میں عذاب سے مہلت دی،

سزا گناہ کی اہل خطا سے دور رہے	بہ آفت اُمت خیر الوریٰ سے دور رہے
پھرے جو سرورِ دین سے گئے دوزخ میں	ہوئے وہ غرق جو اس ناخدا سے دور رہے
گئے جو پاس تمہارے خدا کے پاس گئے	جو تم سے دور رہے وہ خدا سے دور رہے
لیا جو نام محمد تو سرد کر دیں گے	ذرا جحیم ہماری ہوا سے دور رہے
شکم سے اس لئے باندھے حضور نے پتھر	کہ خلق سختی روز جزا سے دور رہے
وہ ٹوٹیں پاؤں جو جویاں نہ ہوں مدینے کے	وہ پھوٹے سر جو در مصطفےٰ سے دور رہے

صالح علیہ الصلاۃ والسلام کی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی ھٰذِہٖ نَاقَةُ اللّٰهِ ۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر کی زمین اپنی زمین فرمائی آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت کہا اور آپ کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا اور آپ کی قوت کو اپنی قوت اور آپ کے ذکر کو اپنا ذکر فرمایا یہاں تک کہ آپکے فرمانبرداروں کو اپنا محبوب بتایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یوشع علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے سورج روکا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ڈوبے ہوئے سورج کو مغرب سے لوٹایا۔ مدارج میں ہے کہ منزل صہبا میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت عصر تھا نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے زانو پر سر اقدس رکھ کر .... آرام فرمایا ابھی حضرت شیر خدا نے نماز عصر نہیں پڑھی تھی اور سورج غروب ہونے والا تھا۔ اور نماز عصر بھی وہ نماز جس کی تاکید سب سے زیادہ فرمائی گئی، سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ جس عورت یا مرد نے نماز عصر ترک کی بے تحقیق اس کے تمام عمل اکارت ہوئے حضرت شیر خدا کو نماز عصر کی کیوں نہ فکر ہوتی لیکن ساتھ ہی ساتھ اسکے یہ خیال آتا کہ تاجدار عرب محبوب رب آرام میں ہیں اور حضور کا سر اقدس میرے زانو پر ہے، کہیں آقائے نامدار کے آرام میں خلل نہ آجائے آخر نماز انہیں کے صدقے میں تو ہے، یہ خیال تسلی دیدیتا تھا۔ یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا، نبی کریم علیہ الصلاۃ

والتسلیم کی چشم حق بیں کھلتی ہے اور فرماتے ہیں اے علی پریشان کیوں ہو عرض کی اے آقا نماز عصر فوت ہو گئی آفتاب غروب ہو گیا۔ اور میں نے ادب کے سبب سے حضور کو نہ جگایا۔ مدنی تاجدار محبوب پروردگار اٹھ کر مغرب کی جانب رخ انور کر کے کہتے ہیں کہ اے رب تو خوب جانتا ہے کہ علی تیری اور تیرے حبیب کی اطاعت میں تھے نماز عصر ان کی قضا ہو گئی فوراً ڈوبا ہوا سورج کھچکر اوپر آگیا کہ پہاڑیوں اور درختوں پر دھوپ پھیل گئی حضرت شیر خدا نے نماز عصر ادا کی ؎

مولا علی نے واری تری نیند پر نماز		اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے

قصائد

عمل سب سے بڑا طاعت حبیب کبریا کی ہے	۱ؔ	ہے ایماں نام جس کا وہ محبت مصطفےٰ کی ہے

دیکھی جو نبی کی مصطفائی — یاد آئی خدا کی کبریائی
بیمار کی جان لب پر آئی — جانِ عیسےٰ تری دوہائی
کونین میں تیری روشنی ہے — اے نور سپہر مصطفائی
مالک ہو جو چاہو تم جسے دو — قبضے میں تمہارے ہی خدائی
دم بھر میں تو کردے اسکو اچھا — کی جس نے ہو عمر بھر برائی
بہتر ہے جہاں کی سلطنت سے — تیرے در پاک کی گدائی
عالم میں عیاں ہیں تیرے جلوے — اے نور جمال مصطفائی
اپنوں پہ ہوں رحمتیں نہ کیونکر — جب غیر کے ساتھ ہو بھلائی
قربان تری عنایتوں کے — تو نے بگڑی مری بنائی
وہ سر پہ نہ ہوں جو عاصیوں کے — ممکن نہیں نار سے رہائی
بیمار و نزار و خستہ عالم — اے رحمت عالمیں کجائی
قیس رضوی و بوالحسینی! — از فیض حسن چہ خوشنوائی

۱ؔ یہ قصائد قبالۂ بخشش میں ہے

سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسّلام کو خلعت خُلّت سے مشرف کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جامع خُلّت و محبوبیت کیا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب باری تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو پیام بھیجا کہ اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تو تمہیں حبیب کیا اور تم سے بہتر کسی کو نہ پیدا کیا۔ خلیل کو ملکوت آسمان پر مطلع فرمایا۔ جہاں خلیل کی نظر پہونچی وہاں حبیب کا قدم پہونچایا۔ خلیل نے خود تمنائے وصل کی، حبیب کو خواب سے جگا کر دولت وصل عنایت فرمائی۔ خلیل پر ایک بار آگ کو گلزار کیا، حبیب پر بارہا آتش حرب وقتال بجھادی۔

ایک بار حضور کے صحابیِؓ جاں نثار حضرت عمّار کو کافروں نے پکڑ کر آگ میں ڈالدیا نبیؐ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ملاحظہ فرمایا۔ ارشاد کیا۔ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی عَمَّارٍ کَمَا کُنْتِ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ۔ اے آگ عمّار پر تو ایسی ہی ٹھنڈی اور سلامتی ہوجا جیسی حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر ہوئی تھی۔ فوراً آگ ٹھنڈی ہوگئی۔ اور حضرت عمّار صحیح وسلامت رہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں مہمان آئے۔ انہوں نے ایک کپڑے کا دستر خوان بچھا کر ان کو کھانا کھلایا۔ **مثنوی** ؎

از انس فرزند مالک آمده است او حکایت کرد کز بعد طعام	که بمهمانیِ و شخصے شده است دید انس دستار خوانرا زرد فام

کھانے کے بعد حضرت انس نے ملاحظہ فرمایا کہ دستر خوان پر کچھ داغ دھبے آ گئے ہیں اور میلا ہو گیا ہے ؎

چرکن و آلوده گفت اے خادمہ	اندر افگن در تنورش یکدمہ

جناب انس نے اپنی کنیزک کو حکم دیا کہ اس دستر خوان کو تنور میں ڈال دو ؎

در تنور پُر ز آتش در فگند	آں زماں دستار خوان را ہوشمند

حسب الحکم جناب انس کے کنیزک نے فوراً اس دستر خوان کو آگ سے بھرے ہوئے تنور میں ڈال دیا ؎

جملہ مہماناں دراں حیراں شدند	انتظار دود کاں در دے بدند

مہمان اس واقعہ کو دیکھ رہے ہیں اور حیران ہیں کہ کپڑے کے جلنے سے تنور میں سے دھواں کیوں نہ نکلا ؎

بعد یک ساعت برآورد از تنور	پاک و اسپید و ازاں اوسلخ دور

ذرا سی دیر میں حضرت انس اس دستر خوان کو تنور سے نکالا تو نہایت سفید و شفاف پاک وصاف تھا گویا اعلیٰ درجہ کا دھل کر آیا ہے ؎

قوم گفتند اے صحابی عزیز	چوں نہ سوزید و منقے گشت نیز

مہمانوں نے بڑے تعجب سے دریافت کیا کہ اے انس یہ کیا بات ہے کہ آگ نے اس کپڑے کو جلایا نہیں بلکہ صاف سپید شفاف کر دیا ؎

گفت زانکہ مصطفےٰ دست و دہاں	پس بمالید اندریں دستار خواں

فرمایا اے مہمانو اس کے نہ جلنے کا سبب یہ ہے کہ ایک بار ہمارے آقا محبوب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دستر خوان سے اپنا دہن مبارک اور دست اقدس پوچھ لئے تھے اس لئے یہ کپڑا آگ میں نہیں جلتا اسکے بعد حضرت مولٰنا رومی نصیحت فرماتے ہیں ؎

اے دل ترسندہ از نار و عذاب	باچناں دست و لبے کن اقتراب
چوں جمادے را چناں تشریف داد	جان عاشق را چہا خواہی کشاد

اے وہ دل کہ جس کو نار جہنم اور عذاب دوزخ کا ڈر ہے، ان پیارے ہونٹوں اور مقدس ہاتھوں سے نزدیکی کیوں نہیں حاصل کرتا کہ جب بے جان چیز کو ایسی بزرگی عطا فرمائی کہ وہ آگ میں نہ جلے تو جو ان کے عاشق صادق ہیں کیوں نہ ان پر آتش دوزخ حرام ہو!

عزیزو! ان کے نام اقدس میں یہ اثر ہے کہ خود ارشاد فرماتے ہیں جس مسلمان کا نام میرے نام پر ہوگا آتش دوزخ اس پر حرام ہوگی اس لئے عشاق ہر دم یوں دعا کرتے ہیں ؎

غزل

یا نبی کعبۂ دل میں تیرا ارمان رہے
گھر میں عاشق کے تو معشوق ہی مہمان رہے

ہو ادا شوق سے اس طرح فریضہ حج کا
جسم کعبہ میں مدینہ میں میری جان رہے

اس لئے داغ جدائی وہ دیے جاتے ہیں
سو دلوں میں دل پر درد کی پہچان رہے

ہے حیات نبوی ہی سے دو عالم کی حیات
غیر ممکن ہے کہ جاناں نہ رہے جان رہے

مالک کون و مکاں تو تیرے ہم حلقہ بگوش
تیرے بندے نہ کبھی بے سر و سامان رہے

وہ محب ہے جو جفاؤں کی شکایت نہ کرے
پیش محبوب سدا سر بگریبان رہے

یا نبی ہو مجھے اس رنگ سے دیدار نصیب
سر ہو قدموں پہ تو سر پر ترا دامان رہے

خلیل کو ایک حجت عنایت ہوئی جس سے کافر مغلوب ہوئے، حبیب کو چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آئیتیں دیں کہ تمام جہان کے کفار اس کی مثل ایک آیت بھی نہ کہہ سکے قرآن مسلمانوں کا ایمان ہے اس میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آئیتیں اور سات منزلیں ہیں اور چودہ۱۴ سجدے ہیں اور ایک سو چودہ سورتیں ہیں اور پانچسو چالیس رکوع ہیں چھہتر ہزار چار سو تیس کلمے ہیں اور تین لاکھ اکیس ہزار ایک سو اسیّ حروف ہیں اور ایک لاکھ پانچ ہزار چھ سو اکاسی نقطے ہیں اور ستره سو اکھتر مد، اور بارہ سو تریپن تشدیدیں اور تریپن ہزار دو سو تینتالیس زبر اور انتالیس ہزار پانچسو باسی زیر اور آٹھ ہزار آٹھ سو چار پیش ہیں یہی وہ کتاب عظیم ہے جسکے لئے رب العزت جل و علیٰ فرماتا ہے وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ. اے محبوب اتاری ہم نے تجھ پر ایسی کتاب کہ جس میں ہر چیز کا روشن و تفصیلی بیان ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ وہ قرآن ہے جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم جس کی ایک ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ کتابوں سے بھر جائیں، اگلی کتابیں بدل دی گئیں، دشمنوں نے مضامین گھٹائے اور بڑھائے توریت و انجیل کا بالکل تبادلہ

کردیا مگر اس قرآن کے لئے محبوب سے وعدہ فرمایا گیا ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ہم ہی نے یہ قرآن اتارا ہے اور ہمیں اس کے محافظ و نگہبان ہیں کہ اس میں کسی کو تصرف اور دست اندازی نہ کرنے دیں گے۔ بفرض محال اگر کوئی شخص براہ دشمنی و عداوت اسکے الفاظ بدل دے، مضامین کی تحریف کردے اوراق نکال دے، مگر مسلمانوں کے بارہ بارہ سال کی عمر والے بچوں تک کے سینوں میں تیسوں پارے جو نقش ہیں ان کو مٹا سکتا ہے ہزارہا قرآن کے حافظ ہر ملک میں موجود ہیں۔ ان کے دلوں سے کون سا دشمن اس میں دست اندازی کر سکتا ہے...... صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مَنْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

ہے قرآن حق کی ولا دینے والا	مرادیں دلوں کی دلا دینے والا
شراب حقیقت پلا دینے والا	خودی کو خدا سے ملا دینے والا
کہا سنکے کفار مکہ نے فوراً!	کہ قرآن ہے دل ہلا دینے والا
زمانے کے روٹھے ہوئے مشرکوں کو	یہ قرآن ہی ہے منا دینے والا

خلیل کے لئے وارد ہوا کہ انہوں نے پچھلوں میں اپنے ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی حبیب سے خود فرمایا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ بلند کیا ہم نے تیرے لئے تیرا ذکر، پھر اس سے اعلیٰ مژدہ ملا عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قریب ہے کہ تیرا رب تجھ کو بھیجے گا تعریف کے مقام میں جہاں اولین و آخرین سب جمع ہوں گے اور تیری حمد کا غلغلہ بلند ہوگا۔ خلیل سے نقل فرمایا رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ الٰہی میری دعا قبول فرما۔

حبیب اور ان کے طفیلیوں سے خود فرمایا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ دعا کرو میں قبول فرماؤنگا۔ خلیل نے تمنائے ہدایت کی سَیَهْدِیْنِ۔

حبیب کو بے طلب عنایت ہوئی وَیَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا اور دکھائے گا اللہ تعالیٰ تجھ کو (اپنی طرف) راہ سیدھی۔

خلیل نے دعا کی وَلَا تُخْزِنِی یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ط مجھے اس دن رسوا نہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں۔ حبیب کو بے دعا بشارت دی یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ جس دن خدا رسوا نہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھیوں کو۔ حضور کے صدقے میں صحابۂ کرام بھی اس نعمت عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔ خلیل نے خدمت سے مقام خلت پایا۔

حبیب نے محبوبیت سے مقام شفاعت حاصل کیا۔ خلیل کے گھر فرشتے مہمان آئے۔ حبیب کے شہر پر چوکیداری کے لئے فرشتے متعین ہوں گے کہ دجال اس میں داخل نہ ہو سکے گا خلیل نے اپنے فرمانبرداروں کے لئے فرمایا فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ یعنی جو میرا اتباع کرے وہ میرے گروہ سے ہے۔ حبیب نے گناہگاروں کو اپنے سایۂ عنایت میں لیا شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ یعنی میری شفاعت بڑے بڑے گنہ گاروں سیہ کاروں کے لئے ہے۔

خلیل نے خدا کی قسم کھائی، اور خدا نے محبوب کی قسم یاد فرمائی۔ لَعَمْرُكَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ط یعنی اے حبیب مجھے تیری حیات وبقا کی قسم ہے کہ یہ کافر اپنی مستی دنشے میں بہک رہے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نہ سنا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی زندگی کی قسم یاد فرمائی ہو۔ مدارج میں ہے کہ یہ قسم ایک سر مکنون ہے کہ کوتاہ بینوں کی نظر اس کے ادراک سے قاصر ہے جو لوگ پاک نظر راز و نیاز محب ومحبوب سے واقف ہیں کیفیت ولذت ان باتوں کی اٹھاتے ہیں۔ عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ بزرگی آپ کی خدا کی حضور میں اس حد کو پہونچی کہ آپ کے شہر اور زندگی کی قسم یاد فرمائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ نیز آپ کے زمانے کی قسم یاد فرمائی کہ وَالْعَصْرِ ط قسم ہے زمان برکت نشان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور قسم یاد فرمائی آپ کے خاک پاکی لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ط قسم یاد فرماتا ہوں میں اے حبیب اس شہر کی، کیوں

وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ اس وجہ سے کہ اے حبیب تو اس شہر میں رہتا ہے اور اس زمین کی خاک تیرے قدموں سے مزیّن ہے۔ اور قسم یاد فرمائی رب العزت نے آپ کے چہرۂ انور اور زلف مشکیں کی کہ وَ الضُّحٰى وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى قسم ہے دن چڑھے کی اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے یا قسم اے محبوب تیرے روئے روشن کی اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر کر آئے نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا

قصیدہ

لہ یہ قصیدہ حدائق بخشش حصہ اول میں ہے ص ۱۲۔

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحیٰ تیرے چہرۂ نور فزا کی قسم[لہ]
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

کیا حلاوت میرے مولا تیرے افسانے میں ہے
جسکو دیکھو راگ الفت کا ہر اک گانے میں ہے

یا عمیم الجود میں بھی جب کہ ناداروں میں ہوں
پھر تامّل کیا مری بگڑی سنبھل جانے میں ہے

ہائے وہ دیوانہ ہے کہنے کو کہہ لو ہوشیار
ہوشیاری ہے یہی جو تیرے دیوانے میں ہے

بادۂ الفت کے متوالوں کو جب ہے اذن عام
پھر تو ساقی میرا حصہ تیرے میخانے میں ہے

آن واحد میں کرے زیر و زبر یہ بحر و بر!
جوش بڑھ جائے اگر جو تیرے دیوانے میں ہے

زائرو پلٹے کہاں سے منزل مقصود سے
زندگی کا لطف سچ پوچھو تو مٹ جانے میں ہے

عمر بھر تو نازبرداری میں گزری ہے دلا
ہائے اب کیا مدعا تیرا مچل جانے میں ہے

داڑھیوں کا ہے صفایا زیب تن پتلون کوٹ
حیف کیسا امتیاز اپنے نہ بے گانے میں ہے

پوچھتے ہو مجھ سے کیا تم قبر میں منکر نکیر!
رستگاری کا اشارا صاف پروانے میں ہے

مالک کوثر شفیع روز محشر آگیا
دیر کیا اب دفتر عصیاں کے دھل جانے میں ہے

کیوں نہیں چلتے فقیرو اس سخی سرکار میں
کیا مزہ یاں دربدر کی ٹھوکریں کھانے میں ہے

رُخ سوئے میخانہ کرتے ہی تو ہوتا ہے سُرور
جانے پھر تاثیر کیا ساقی کے پیمانے میں ہے

حال دل اپنا کہیں تیرا سنیں اہل نورد اٹھ رے دل ہوشیار ہو چل شاہ بطحا کے حضور	کس طرف آہ و بکا ہے کون ویرانے میں ہے کیا نتیجہ بیٹھے بیٹھے اشک برسانے میں ہے

تو تو ہے ایوب رضوی شیخ ہے تیرا دھنا
نا اُمیدی کیوں تجھے امداد کے آنے میں ہے

موسیٰ علیہ السّلام سے کوہ طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرمادیا، حبیب کو عرش سے پار بلاکر اسرار حقیقت سے خبردار کیا اور وہ راز سب سے چھپایا۔ کلیم کو ید بیضا عنایت ہوا حبیب کا سینہ انوار کمال معرفت سے روشن کیا۔ کلیم کے لئے پتھر سے پانی جاری ہوا۔

حبیب کی انگلیوں سے اتنا پانی نکلا کہ پندرہ سو آدمی سیراب ہوئے اور وضو کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے لشکر میں پانی نہ رہا اور کہیں پانی کا پتہ نہ تھا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی۔ آپ کے سامنے ایک برتن تھا دست اقدس اس میں رکھ دیا اور پانی آپ کی انگلیوں سے مانند چشموں کے جوش مارنے لگا کہ تمام فوج ولشکر نے پیا۔ اس کے بعد حضرت جابر سے پوچھا گیا کہ تم کتنے آدمی تھے انھوں نے فرمایا کہ اگر خدا کی قسم لاکھوں آدمی ہوتے تو وہ پانی سب کے لئے کافی ہوتا ہم فقط پندرہ سو آدمی تھے ۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر	ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

بعض علماء کہتے ہیں کہ سب پانیوں سے آب زمزم افضل ہے کہ شب معراج اس سے سینہ مبارک حضور کا دھویا گیا۔ بعض کہتے ہیں آب کوثر افضل ہے۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ وہ پانی جو آپ کی انگلیوں سے جاری ہوا جس سے پندرہ سو آدمی سیراب ہوئے وہ تمام پانیوں سے افضل ہے۔

کلیم کے لئے عالم سفلی دریا پھٹ گیا حبیب کیلئے عالم علوی میں چاند کے دو ٹکڑے کئے کلیم کا عصا سانپ ہو گیا حبیب کے یاروں کی لاٹھیاں تاریکی میں روشن ہوئیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ دو صحابہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے مطلب کی باتیں کرتے تھے کہ رات ہوگئی اور نہایت اندھیری رات تھی دونوں حضور کے پاس سے اٹھے ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی، جب راہ دونوں کی جدا ہوئی دوسرے کی بھی لاٹھی روشن ہوگئی یہاں تک کہ دونوں حضرات اپنے اپنے گھروں پر لاٹھیوں کی روشنی میں پہونچ گئے۔

کلیم نے خدا کی رضا ڈھونڈھی، اور خدا نے حبیب کی رضا چاہی کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى. قریب ہے کہ تیرا رب تجھ کو اتنا دیگا کہ تو راضی ہو جائے گا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روز قیامت میں میرا رب مجھ سے ارشاد کریگا۔ کُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِيْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ یعنی اگلے پچھلے موافق سب جمع ہیں اور سب یہ چاہتے ہیں کہ اللہ ہم سے راضی ہو جائے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اے حبیب تو مجھ سے راضی ہو جائے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم	خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

پیشتر قبلہ بیت المقدس تھا سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینے ادھر ہی کو رخ انور کر کے نماز پڑھی ہے اور حضور کو یہ پسند تھا کہ کعبہ کو ہمارا قبلہ بنا یا جائے قلب مبارک میں یہ خواہش ہے اور آسمان کی طرف عجیب محبوبانہ نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں کہ فرمایا گیا قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ اے محبوب آسمان کی طرف تیرا بار بار منھ اٹھانا بے شک ہم نے دیکھا فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا پس البتہ ضرور ضرور ہم تمہیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دینگے جس سے تم راضی اور خوش ہو۔ ادھر وعدہ فرمایا گیا ہے اور ادھر قلب کریم میں عجلت ہے یعنی مرضی یہ ہے کہ کعبہ کو جلد مقرر فرما دیا جائے ارشاد ہوا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پھیر دے اے حبیب اپنے منھ کو مسجد حرام کیطرف۔ سبحان اللہ رضا جوئی اس کا نام ہے۔ فضیلت ۵

احمد کی رضا خالق عالم کی رضا ہے	مرضی خدا مرضی شاہ دوسرا ہے

یوسف علیہ السّلام کو حسن بیمثال عنایت ہوا کہ ان کا جلوۂ زیبا دیکھ کر مصر کی عورتوں نے اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے۔ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ جمالِ باکمال عنایت ہوا جس کی محبت میں مردانِ عرب نے اپنے سر میدان میں کٹائے اور نعمت شہادت حاصل کی ہے

حُسنِ یوسف پر کٹیں مصر میں انگشت زناں	سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

جنگ اُحد میں کچھ لڑائی بگڑ جانے پر سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کو ثابت قدم رکھنے کے لئے تمام لشکر اسلام کے آگے فوج کفّار کے مقابلے پر تشریف فرما ہو گئے۔ کفار کی طرف سے تیر چلے آ رہے ہیں، محبوب کریم کے سچے جان نثار حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر جا پڑتی ہے۔ فوراً فکر ہوتی ہے کہ مبادا کوئی تیر دشمنوں کا آقائے نامدار کو صدمہ پہونچائے بیتابانہ دوڑ کر محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنے آقا کو اپنی پیٹھ کے پیچھے بغرض حفاظت لے لیتے ہیں آقائے نامدار ترکش سے تیر نکال کر پیچھے سے سعد ابن ابی وقاص کو دیتے جاتے ہیں اور ہر تیر پر فرماتے ہیں اِرْمِ سَعْدُ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی اے سعد تیر پھینک تجھ پر میرے ماں باپ قربان، ادھر سے ایک تیر جاتا ہے تو اُدھر سے بکثرت تیر چلے آ رہے ہیں اور حضرت سعد کے جسم میں چھد رہے ہیں، مگر حضرت سعد بڑے اطمینان کے ساتھ آقا کو پیٹھ کے پیچھے لیئے ہوئے تیر کھا رہے ہیں یہ کشش حسن محمدی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ غـزل

ہم نے اللہ سے عشق نبوی مانگ لیا	آخرش دل نے جو چاہا تھا وہی مانگ لیا
اس سے بڑھکر تو کوئی عشق میں درجہ ہی نہیں	مانگ لی جس نے محبت تو سبھی مانگ لیا
آسماں کوہ و زمین جس سے لرزتے ہیں وہ عشق	مختصر یہ کہ میں قابل نہ سہی مانگ لیا
نعمتیں روزِ ازل حق سے جو تقسیم ہوئیں	عشق احمد مرے دل نے بخوشی مانگ لیا
کوئی طالب ہوا حور کا کوئی جنت کا	ہم نے دیدار رسول عربی مانگ لیا

غوث پر فخر ہے مجھ کو کہ خدا سے میں نے	پیر مانگا بھی تو اولادِ علی مانگ لیا
ہم نے نیز ملک کو یہ جانا تھا کہ غافل ہے مگر	اس نے جنت کے عوض کوئے نبی مانگ لیا

انصار میں ایک عورت تھی کہ شوہر اور باپ اور بھائی اس کے جنگ اُحد میں شہید ہوئے جب اس کو خبر پہونچی پوچھا حضور کا کیا حال ہے لوگوں نے کہا بخیریت ہیں کہا اب جو مصیبت ہے آسان ہے یعنی شوہر اور باپ اور بھائی کی شہادت کا کچھ غم نہیں جبکہ میرے آقائے نامدار بخیریت ہیں۔

اُحد کی لڑائی میں عمرو بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ان کی ماں سے تعزیت کی انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضور سلامت ہیں تو مجھے بیٹے کا کچھ غم نہیں ہے فی الحقیقۃ حضرتِ عشق کا یہی خاصہ ہے محب صادق محبوب کے سوا کسی کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔

چو دل با دلبرے آرام گیرد	ز وصلِ دیگرے کے کام گیرد
نہی صد دستہ ریحاں پیش بلبل	نخواہد خاطرش جز نکہت گل

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ عشق کی تعریف فرماتے ہیں ؎

در دل عاشق چو عشق آتش فروخت	ہر چہ جز معشوق بود آں را بسوخت

جناب بلال حبشی رضی اللہ عنہ اُمیّہ کے یہاں کوڑے کھاتے ہیں کانٹوں میں گھسیٹے جاتے ہیں گرم گرم جلتے پتھروں پر کپڑے اتار کر ڈال دیئے جاتے ہیں، ہاتھ پاؤں باندھے جاتے ہیں کبھی بدن پھٹ جاتا ہے کبھی آبلے جسم پر پڑ جاتے ہیں، شدت تکلیف سے بیہوش ہو جاتے ہیں مگر کچھ پرواہ نہیں، یادِ حبیب میں مست ہیں اور ہر وقت اَحَدٌ اَحَدٌ زبان پر جاری ہے۔ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھئے عاشق ہوتے ہیں یمن کے ایک جنگل میں بڑے شوق سے کچھ سونگھ رہے ہیں کسی نے کہا کیا سونگھتے ہو یہاں تو کوئی خوشبو نہیں فرماتے ہیں نہیں کیا خبر میرے محبوب کی خوشبو نے لطیف مدینے سے چلی آرہی ہے وہ سونگھتا ہوں

شعلۂ عشق نبی سینے سے باہر نکلا
سازگار ایسا بھلا کس کا مقدر نکلا
عمر بھر منھ سے میرے وصف پیمبر نکلا
دم مرا صاحب لولاک کے در پر نکلا
اب تو ارمان ترا اے دل مضطر نکلا

بن گئی میری زباں ماہیٔ آب کوثر
سایۂ رحمت باری نظر آیا سر پر
نور کے بقعے دہن سے مرے نکلے باہر
مغفرت صدقے ہوئی میری زباں پر آکر
جس گھڑی لب سے میرے وصف پیمبر نکلا

جلوہ اس مہر رسالت کا ہو سیاروں میں
جبکہ اس شان سے آئینگے گرفتاروں میں
انبیا ساتھ ہوں جبرئیل جلوداروں میں
حشر کے روز یہ غل ہوگا گنہ گاروں میں
وہ شفاعت کے لئے شافع محشر نکلا!

ہم گئے قبر اویس قرنی پر کہ سنیں
قبر عاشق سے صدا آئی کہ کیا حال کہیں
عشق میں پھنستی ہیں کس دام بلا میں جانیں
کبھی زندہ کبھی مردہ ہوئے ہم الفت میں
شوق نظارہ مگر دل سے نہ باہر نکلا

کیوں نہ آنکھوں کو مری کان جواہر کہیئے
یا یہ ہیں عین گہر ریز کے دو فوارے
اشک خونی ہیں عقیق یمنی کے ٹکڑے
یاد دنداں محمد میں میری آنکھوں سے
اشک بھی نکلا تو وہ صورت گوہر نکلا!

انسان اگر ان کے عشق میں فنا ہو تو کیا عجب۔ مدنی محبوب کے حسن سنگ و شجر شمس و قمر جن و ملک عرش و فرش و فلک وحوش و طیور پرندوں چرندوں گزندوں کو بھی اپنا متوالا بنا لیا ہے، چاند اشارہ پاتا ہے دو ٹکڑے ہو جاتا ہے، ڈوبا ہوا سورج حکم پاتے ہی واپس پلٹ آتا ہے، ابر کو ارشاد ہوتا ہے برسنے لگتا ہے پھر کھلنے کا حکم ہوتا ہے فوراً برسنا موقوف ہو جاتا ہے، اسی حسن کا اثر ہے کہ شیر جس کی غذا انسان وہ جناب سفینہ کی چوکیداری کرتا ہے، اسی کے جلووں کی کشش ہے کہ پتھر کلمہ

پڑھتے ہیں درخت اشاروں پر دوڑتے ہیں سجدے میں گرتے ہیں صلاۃ وسلام عرض کرتے ہیں، یمن میں ایک مقام پر پانی نہایت زہریلا اور خراب تھا کہ جو پیتا بیمار پڑتا یا ہلاک ہو جاتا۔ قافلہ اسی پانی کے قریب ٹھہرا دور دور تک پانی کا پتہ نہ تھا خدمت اقدس میں شکایت کی گئی، شکایت سنکر حکم فرمایا جاتا ہے کہ اس پانی کے پاس جاکر یہ کہدے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگ مسلمان ہوگئے ہیں تو بھی مسلمان ہو جا۔ قاصد جاتا ہے اور پانی کے سامنے آپ کا ارشاد عالی بیان کرتا ہے فوراً پانی کا رنگ و مزہ واثر بدل جاتا ہے اور نہایت عمدہ شیریں نفیس پانی ہو جاتا ہے۔

مشہور ومعروف ہے کہ ابو جہل اپنی مٹھی میں چھ کنکریاں لے کر خدمت اقدس میں آتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ آسمانوں کے راز بتاتے ہو، گذشتہ وآئندہ کے واقعات بیان کرتے ہو یعنی غیب کی خبریں دیتے ہو میں تو تمہارے قریب ہوں بتاؤ تو میری مٹھی میں کیا ہے، مثنوی

سنگہا اندر کف بوجہل بود	گفت اے احمد بگو ایں چیست بود
گر رسولی چیست در مشتم نہاں	چوں خبرداری ز راز آسماں

مخبر صادق واقف غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ؎

گفت خواہی کہ بگویم کاں چہاست	یا بگویند آنکہ ما حقیم دراست

فرمایا میں بتاؤں تیری مٹھی میں کیا ہے یا جو چیز تیری مٹھی میں ہے وہ خود بتائے کہ میں کون ہوں تو ابو جہل کہتا ہے کہ ؎

گفت بوجہل آں دُوم نادر تراست	گفت حق آرے ازاں قادر تراست

دوسری بات جو آپ نے فرمائی کہ وہ خود بولیں یہ تو نادر اور عجیب ہے یہ کیونکر ہو سکے ارشاد فرمایا میرا رب قادر مطلق ہے اس سے بہت زیادہ پر قدرت رکھتا ہے اے ابو جہل سن ؎

گفت شش پارہ حجر در دست قست	بشنو از ہر یک تو تسبیحے درست

تیرے ہاتھ میں چھ کنکریاں ہیں اور ذرا سُن تو وہ تسبیح کرتی ہیں ؎

از میانِ مشت او ہر پارہ سنگ	در شہادت گفتن آمد بے درنگ

ابوجہل نے سُنا کہ ہر کنکری شہادت دے رہی ہے اور کیا کہہ رہی ہے کہ ؎

لا الہ گفت و الّا اللہ گفت	گوہرا احمد رسول اللہ سفت

یعنی کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی ان کنکریوں سے آواز چلی آرہی ہے جل وعلیٰ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آلہ واصحابہ وسلم ؎

چوں شنید از سنگہا بوجہل ایں	روز خشم آں سنگہا را بر زمیں

ابوجہل نے جب سنا کہ کنکریاں بھی انہیں کا کلمہ پڑھ رہی ہیں ملعون کو غصہ آگیا کنکریوں کو زمین پر پھینکدیا اور کہنے لگا کہ ؎

گفت نبود مثل تو ساحر دگر	ساحراں را سر توئی و تاج سر

اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری مثل کوئی جادوگر نہ ہوگا تم تو معاذاللہ تمام جادوگروں کے سردار ہو ؎

دشمن شاہ ابوجہل ہو عاشق ہوں اویس	حیف گھر والوں سے اچھے رہیں باہر والے

قصیدہ

ہے لب عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں	سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

اللہ اللہ سوکھی ہوئی لکڑی کو کس حسن والے کی جدائی نے بیقرار کر کے زار زار رُلایا جس کو حضرت مولٰنا مثنوی شریف میں فرماتے ہیں، مثنوی

اُستنِ حنّانہ از ہجر رسول	نالہ می زد ہمچو ارباب عقول
درمیانِ مجلس وعظ آں چناں	کز وے آگہ گشت ہم پیر و جواں

ستون حنّانہ یعنی مسجد نبوی کا ستون جو کھجور کی لکڑی کا تھا جس سے مدنی تاجدار پشت مبارک لگا کر خطبہ فرمایا کرتے تھے لیکن جب جماعت کی کثرت ہوئی تو منبر تیار کیا گیا جس پر

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے اور جمعہ کے روز جب خطبہ کے لئے آپ ممبر پر تشریف فرما ہوتے تو اذان حضور کے سامنے بالمواجہہ دروازۂ مسجد پر کہی جاتی۔ غرض وہ منبر جب تیار ہوا بروز جمعہ جس وقت حضور نے منبر پر قدم مبارک رکھا فوراً وہ ستون حنّانہ حضور کی جدائی میں بیقرار ہوکر زار زار ہو رونے لگا جس کے رونے کی آواز تمام حاضرین مسجد سُنتے تھے ؎

در تحیّر ماندہ اصحاب رسول　　کز چہ مے نالد ستون باعرض وطول

صحابہ کرام اس کی آوازیں گریہ وزاری کی سنکر نہایت متعجب ہوئے کہ ستون اس قدر کیوں اور کیسے روتا ہے بلکہ صحابہ کرام پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ جیسا حضرت مولنا کافی شہید مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ قصیدہ۔

ستوں کی دیکھکر حالت صحابہ سر بسر روئے　　تمامی حاضران مجلس خیر البشر روئے
رولائے جبکہ چوبِ خشک کو آقا کی مہجوری　　کہو پھر عینِ غیرت سے نہ کیونکر ہر بشر روئے
سنی جب اس ستونِ عاشقِ بیتاب کی زاری　　رسول اللہ کے اصحاب کہیئے کس قدر روئے
پھر اجاتا ہے آنکھوں میں وہ نقشہ انکے رونے کا　　کہ کس کس طرح سے اصحاب باسوز جگر روئے
ادھر گرم فغاں تھا وہ ستون صدمے سے فرقت کے　　ادھر یہ شدّتِ رقّت سے باصد چشم تر روئے
ستون خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونیسے چپتے تھے　　وہ آہیں مار چلایا یہ دل کو کھول کر روئے
ستوں نے وہ کئے نالے کہ ختم حال سی اسدم　　شجر روئے حجر روئے سبھی دیوار ودر روئے
رسول اللہ کی الفت محبّو عینِ ایمان ہے　　فراقِ مصطفےٰ میں اہل ایماں عمر بھر روئے
بشکل ابر اے کافی یہ مہجوروں کا عالم ہے　　یہاں روئے وہاں روئے ادھر روئے اُدھر روئے

غرضکہ جب ستون کی گریہ وزاری کی آوازیں بلند ہوئیں دریائے لطفِ حبیب جوش زن ہوا اس ستون کو قریب بلاکر سینۂ مبارک سے لگاکر خاموش کیا اور فرمایا ؎

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستوں　　گفت جانم در فراقت گشت خوں

تکیہ ات من بودم از من تاختی　　　بر سر منبر تو مسند ساختی

اے ستون کیا چاہتا ہے اور کیوں روتا ہے، عرض کی اے آقا حضور کی جدائی میں روتا ہوں کیونکہ آپ کا تکیہ تو میں تھا اور اب منبر پر جلوہ افروز ہوئے حضور کی جدائی میں بیقرار ہوں ؎

گفت خواہی کہ ترا نخلے کنند　　　شرقی و غربی ز تو میوہ چینند

یا در اں عالم حقیقت سروے کند　　　کہ تر و تازہ بمانی تا ابد!

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ستون (کھجور) کی سوکھی ہوئی لکڑی اگر تو چاہے تو تجھ کو ایک کھجور کا درخت کر دیا جائے کہ مشرق و مغرب کے لوگ آ آکر تجھ سے میوہ کھایا کریں اور اگر تو چاہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو جنت کا ایک درخت کر دے کہ تو ہمیشہ تر و تازہ رہے تو ستون نے عرض کی ؎

گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش　　　بشنو اے غافل کم از چوبے مباش

اے آقا وہ دولت ملے کہ جس سے بقا نصیب ہو حضور نے فرمایا قَدِ اخْتَارَ دَارَ الْبَقَاءِ عَلٰی دَارِ الْفَنَاءِ اس نے دار بقا کو دار فنا پر پسند کیا قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ

آں ستوں را دفن کردند در زمیں　　　تا چو مردم حشر یابد روز دیں

اس ستون کو حبیب کریم نے زمین میں دفن فرمایا کہ روز قیامت عاشقان حبیب میں اس کا حشر ہو ؎

تا بدانی ہر کہ ایزد اں بخواند!　　　از ہمہ کار جہاں بیکار ماند!

یہ اس لئے ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ جسے مولیٰ اپنا کرتا ہے اس کا کسی سے علاقہ نہیں رہتا اور وہ کسی طرف توجہ نہیں کرتا۔ قصائد

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں　ٰ　دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

تم ہو حسرت نکالنے والے　ٰ　نامرادوں کے پالنے والے

علیہ غزل حدائق بخشش حصہ اول میں ہے یہ قصیدہ ذوق نعت میں ہے۔

دمِ اضطراب مجھ کو جو خیال یار آئے ؎ مرے دل میں چین آئے تو اُسے قرار آئے

جانوروں کے عشق کی یہ کیفیت ہے کہ آقائے نامدار سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اونٹوں کو ذبح فرماتے تو ہر اونٹ آپ کی طرف دوڑتا اس خیال سے کہ پہلے میرے مولیٰ میری قربانی کریں۔ شعر

ہر ایک کی آرزو ہے پہلے مجھ کو ذبح فرمائیں	تماشہ کر رہے ہیں مرنے والے عید قرباں میں

ایک اعرابی اپنی آستین میں ایک سوسمار لے کر آیا اور کہنے لگا قسم لات وعزیٰ کی اگر یہ سوسمار آپ پر گواہی دے تو میں ابھی ایمان لے آؤں آپ نے سوسمار سے فرمایا میں کون ہوں اس نے بزبان فصیح کہا آپ رسول رب العلمین اور خاتم النبیین ہیں جس نے آپ کو مانا نجات پائی اور جو آپ سے پھرا وہ غارت ہوا۔ اعرابی فوراً مشرف بہ اسلام ہوا۔ ابن عساکر نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ایک گدھے سے اس کا نام پوچھا عرض کیا۔ یزید بیٹا شہاب کا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے نسب میں ساٹھ گدھے پیدا کئے ہمیشہ ان پر پیغمبر سوار ہوتے تھے اب اس نسل میں سوائے میرے اور پیغمبروں میں سوائے آپ کے کوئی باقی نہیں۔ امیدوار ہوں کہ آپ کی سواری میں رہوں اور میں ایک یہودی کے پاس تھا کہ قصداً اس کو گرادیتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام یعفور رکھا جسے بلانا چاہتے اسے بھیجدیتے۔ دروازہ پر جاکر اپنا سر ٹکراتا جب صاحب خانہ باہر آتا اشارہ کرتا کہ حضور نے تمہیں بلایا ہے جس روز حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دنیا سے رحلت فرمائی اُسے جدائی کی تاب نہ آئی کنوئیں میں گر کر مرگیا۔

تجھ سے اے مہر ہے قصواخادر	پشت یعفور ہوئی برج قمر
تیرے مرکب تیری رحلت سنکر	ڈوب کر جان دیا کرتے ہیں

اہلبیت کرام کی ایک بکری تھی جب تک حضور باہر رہتے وہ بکری چلاتی اور باہر کو بھاگتی اور جب حضور اندر تشریف لے آتے اس بکری کو چین آجاتا اور خاموش ہوجاتی۔

سے یہ قصہ ذوق نعت میں ہے۔

سے سوسمار ایک جانور ہوتا ہے جسے گوہ کہتے ہیں۔

مدارج میں ہے کہ ایک چرواہا بکریاں چراتا تھا بھیڑیا آیا اور ایک بکری اٹھا کر لے چلا چرواہا دوڑا اور اپنی بکری بھیڑیے سے چھڑا لی، بھیڑیا ایک ٹیلہ پر جا بیٹھا اللہ تعالیٰ نے اس کو کلام کرنے کی قوت دی، اس نے کہا اے چرواہے تجھے خدا کا خوف نہیں کہ جو اس نے میرا رزق مقرر فرمایا ہے وہ تو مجھ سے چھڑاتا ہے چرواہے کو بڑا تعجب ہوا کہ بھیڑیا انسانوں کیطرح کلام کرتا ہے، بھیڑیے نے کہا اے چرواہے اس سے زیادہ تعجب یہ ہے کہ تو یہاں بکریاں چراتا ہے اور پیغمبر آخر الزماں یہاں سے قریب جہاد کر رہے ہیں، اور بہشت کے لوگ ان کے یاروں کی لڑائی دیکھ رہے ہیں تو ان کی خدمت نہیں جاتا چرواہا بولا اے بھیڑیے اگر میں ان کی خدمت میں جاؤں تو میری بکریوں کی دیکھ بھال کون کرے گا، بھیڑیے نے کہا خدا کی قسم تیری بکریوں کا میں نگہبان ہوں تو ان کی خدمت میں حاضر ہو، غرضکہ چرواہا اپنی بکریوں کو بھیڑیے کے سپرد کر کے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا، جب واپس آیا ایک ایک بکری سلامت پائی اور دیکھا کہ بھیڑیا ان کی حفاظت کر رہا ہے، حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ جب میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو مکے سے لیکر چلی راہ میں کچھ بکریاں چرتی تھیں آپ کو دیکھ کر کہنے لگیں اے حلیمہ تو اس لڑکے کو جانتی ہے یہ مالک زمین و آسمان کا پیغمبر اور اولاد آدم کا سردار اور سب جن و انس سے بہتر ہے ایک روز حلیمہ کی گود میں تھے کئی بکریاں ادھر سے گزریں ایک نے آپ کو سجدہ کیا اور قدم مبارک کو بوسہ دیا۔

قصیدہ

وصف رخ اُن کا کیا کرتے ہیں	له	شرح والشمس ضحےٰ کرتے ہیں
مومن وہ ہے جو انکی عزت پہ مرے دل سے	ع۲	تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے
اللہ اللہ کونین جلالت تیری	ع۳	فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
ہے ذکر میرے لب پہ ہر صبح و شام تیرا	ع۴	میں کیا ہوں ساری خلقت لیتی ہے نام تیرا
ایسی قدرت نے تری صورت سنواری یارسول	مقطع	دونوں عالم کو ہوئی وہ مشکل پیاری یارسول

لہ یہ دونوں قصائد حدائق بخشش حصہ اول میں ہیں ۱۲ سه یہ قصیدہ ذوق نعت میں ملیگا ۱۲ سه یہ دونوں قصائد قبالہ بخشش میں ملیں گے ۱۲

سلیمان علیہ السلام کے جن فرماں بردار کئے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد کیلئے فرشتے لڑائی میں بھیجے، سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا مطیع کی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے براق بھیجا کہ ہوا سے بہت زیادہ تیز رفتار تھا اور خندق کی لڑائی میں ہوا آپکی مدد کیلئے بھیجی کہ تمام لشکر کفار تہ و بالا کر دیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں نُصِرۡتُ بِالصَّبَا مدد دیا گیا میں ہوا سے، سلیمان علیہ السلام کو تمام دنیا کی بادشاہت بخشی۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلطنت دنیا قبول نہ فرمائی اور بندگی اختیار کی جس کے بدلے محشر اور اہل جنت کی سرداری حاصل ہوئی داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہوا حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے خشک لکڑی نے تلوار کا کام دیا۔ ریاض الناصحین میں لکھا ہے کہ ایک یہودی خدمت اقدس میں ایک پتھر لایا اور کہا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ پتھر حضرت داؤد علیہ السلام پیغمبر کے پتھروں سے ہے آپ نے ہاتھ میں لیا موم ہوگیا یہودی یہ معجزہ دیکھ کر مسلمان ہوگیا، عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں گویائی عنایت فرمائی کہ انھوں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت مریم کی طہارت و پاکی پر گواہی دی۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دودھ پیتے بچوں نے کلام کیا اور آپ کی رسالت پر گواہی دی مکہ معظمہ میں ایک بچہ کہ اسی دن پیدا ہوا تھا خدمت اقدس میں حاضر لایا گیا اس سے فرمایا میں کون ہوں اس نے صاف کہا۔ اَنۡتَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ آپ اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ اجمعین۔ مثنوی شریف میں ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ ؎

ہم ازاں وہ یک زنے از کافراں	سوئے پیغمبر دواں شد زامتحاں

کفار میں ایک عورت کافرہ آپ کا امتحان لینے کے لئے اس طرح آئی کہ ؎

پیش پیغمبر در آمد با خمار	کودکے دو ماہہ زن را در کنار

ایک برقع سر سے پاؤں تک اوڑھے ہوئے اور اپنے دو مہینے کی عمر والے بچے کو برقع کے اندر گود میں لئے ہوئے آپکے سامنے آکر کھڑی ہوگئی فوراً وہ شیر خوار بچہ اندر سے پکارتا ہے ؎

گفت کودک سلمہ اللہ علیک یا رسول اللہ قد جئنا الیک

یارسول اللہ آپ پر اللہ کا سلام۔ ہم حضور کی خدمت میں حاضر آئے ہیں۔

مادرش از خشم گفتہ بیں خموش کیست افگند ایں شہادت را بگوش
ایں کیست آموخت اے طفلِ صغیر کہ زبانت گشت در طفلی جدیر

یہ کلام سنکر اس کی ماں کو غصہ آگیا اور اس بچہ سے کہا "چپ" یہ کلام تجھ کو کس نے سکھادیا اور یہ کلام کرنے کی قوت تجھ میں کہاں سے آگئی حالانکہ تیری عمر دو مہینے کی ہے ؎

گفت حق آموخت وانگہ جبرئیل در بیاں یا جبرئیلم من رسیل

وہ بچہ جواب دیتا ہے کہ مجھ کو اللہ واحد حقیقی نے یہ قوت بخشی اور کلام کرنیکی طاقت دی اور اُسکے حکم سے حضرت جبرئیل مجھ کو یہ سکھاتے ہیں۔

گفت کو گفتا کہ بالائے سرت مے نہ بینی کن بہ بالا منظرت

اس کی ماں پوچھتی ہے کہ جبرئیل کہاں ہیں، کہتا ہے کہ اے ماں اپنے سر کے اُوپر تو نہیں دیکھتی ؎

ایستادہ بر سرِ تو جبرئیل مر مرا گشتہ بصد گونہ دلیل

تیرے سر پر حضرت جبرئیل امین کھڑے ہوئے ہیں اور ؎

مے بیاموزد مرا وصفِ رسول بر علوم مے رساند زیں سفول

وہ مجھ کو وصفِ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سکھا رہے ہیں اور مجھ کو ادنیٰ سے اعلیٰ پر پہونچا رہے ہیں ؎

گفت می بینی تو گفتا کہ بلے بر سرت تاباں چو بدرِ کاملے

اس کی ماں کہتی ہے کہ کیا تو حضرت جبرئیل کو دیکھتا ہے، کہا ہاں تیرے سر پر چودھویں رات کے چاند کی مثل حضرت جبرئیل امین کو دیکھتا ہوں،

پس رسولش گفت کاے طفلِ رضیع چیست نامت باز گو و شو مطیع

اب حضور علیہ السّلام نے اس بچے سے ارشاد فرمایا اے بچے تیرا نام کیا ہے تو وہ عرض کرتا ہے ؎

گفت نامم پیش حق عبد العزیز		عبد عزّےٰ نزد ایں یکمشت حیز

یارسول اللہ میرا نام اللہ کے نزدیک عبد العزیز ہے اور انہوں نے عبد عزّیٰ رکھا ہے یعنی بت کا بندہ اور کہتا ہے ؎

من ز عُزّیٰ پاک و بیزار و بری		حق آں کہ دادت ایں پیغمبری

یارسول اللہ میں عزّیٰ (بُت) سے پاک ہوں اور بیزار و بری ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ پیغمبر آخر الزماں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مسلمانو! سبق لینے کا مقام ہے کہ یہ کلام خدا نے جبرئیل کو اور جبرئیل نے بچّے کو سکھایا کہ وہ بچہ بارگاہِ رسالت میں اللہ و رسول کے دشمنوں سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کرکے مقبول بارگاہ الٰہی ہو جاتا ہے ہمیں بھی یہ مقبولیت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے کہ جب ہم بھی خدا اور رسول کے دشمنوں سے ہر طرح کنارہ کش رہیں۔

اصول ملت اسلام توڑا جا نہیں سکتا	کوئی رشتہ عدوِّ حق سے جوڑا جا نہیں سکتا
پدر کی ذات جلوہ آور و نکبے درمیاں پائی	تو ایمانِ پسر نے سب سے پہلے تیغ چمکائی
پسر کو جب عدوِّ دین محبوبِ خدا پایا	تو شمشیر پدر نے خون پینے میں مزا پایا
پُرانے رشتے ناطے عشق نے سب قطع کر ڈالے	بڑھی جب نوکِ خنجر بہہ گئے سب اِس بھر چھالے
ہوئی حائل رہِ حق میں ندی شیرِ مادر کی	کہ بڑھ کر کاٹ لی گردن برادر نے برادر کی
بشر جب رشتۂ الفت خدا سے جوڑ لیتے ہیں	تو اپنے دل جہانِ ماسوا سے توڑ لیتے ہیں

محمد کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے

آؤ اور اپنے رب کا ارشاد کان لگا کر سنو۔ دیکھو وہ کیا فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ
بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ط کفار مشرکین چوپاؤں کی مثل ہیں بلکہ
ان سے بھی بدتر گمراہ یہی لوگ غافل ہیں اور فرماتا ہے فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ
بیشک اللہ کافروں کا دشمن ہے اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ
اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ط اللہ و رسول کے جتنے مخالف ہیں سب کے سب سخت تر ذلیل ہیں۔۔۔
اور فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط تم میں جو کوئی ان کافروں سے دوستی
و مولات رکھے گا وہ بیشک انہیں کے گروہ میں سے ہے اور فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ
وہ کفار تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ اور فرماتا ہے۔ لَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ
ان کفار میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ اور فرماتا ہے وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ
حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ط بیشک مشرک پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام
فرمادی ہے اور ٹھکانہ اس کا جہنم ہے اور فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وہ جو
مسلمانوں کے سوا کافروں کو مددگار بناتے ہیں کیا ان کفار کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں
عزت تو ساری اللہ کے قبضہ میں ہے اور فرماتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا
عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ یعنی اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ
موالات نہ کرو اور فرماتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ط اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہنے
پر چلے تو وہ تمہیں الٹے پاؤں پلٹا دیں گے، پھر ٹوٹا کھا کے نقصان اٹھا کے پلٹ جاؤ گے اور
فرماتا ہے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اس میں کوئی شک و شبہ
نہیں ہے اور یقیناً یہی بات ہے کہ تمہارے مددگار اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں
اور فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ اے ایمان والو

اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کل حشر اسی کے ساتھ ہو گا جس سے آج محبت زیادہ ہو گی۔ ابونعیم حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاءِ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَافِحَ الْمُشْرِکُوْنَ اَوْ یُکَنُّوْا اَوْ یُرَحَّبَ بِھِمْ یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا مشرکوں سے مصافحہ کرنے اور انہیں کُنیّت کے ساتھ ذکر کرنے کو اور آتے وقت اُن سے مرحبا کہنے کو وجہ یہ ہے کہ اس میں کفار ومشرکین کی تعظیم نکلتی ہے اور تعظیم کسی کافر کی بھی کیسی ہی ادنیٰ قسم کی بھی ہو مطلقاً حرام ہے۔ فتاویٰ ظہیریہ اور درمختار میں ہے لَوْ سَلَّمَ عَلَی الذِّمِّیِّ تَبْجِیْلًا یَکْفُرُ لِاَنَّ تَبْجِیْلَ الْکَافِرِ کُفْرٌ اگر کافر ذمی کو تعظیماً کوئی سلام کرے کافر ہو جائے گا اس لئے کہ تعظیم کافر کی کفر ہے۔ فتاویٰ ظہیریہ اور درمختار میں ہے لَوْ قَالَ لِمَجُوْسِیٍّ یَا اُسْتَاذُ تَبْجِیْلًا کُفْرٌ۔ اگر مجوسی کو بطور تعظیم اے استاد کہا کافر ہو گیا۔ تاج الفحول مولٰنا عبدالقادر صاحب قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب احسن الکلام میں فرماگئے کہ جو افعال واقوال شعار تکذیب و انکار شمار کئے گئے ہیں اگر ان کا مرتکب ہو گا اس پر حکم دیا جائے گا کہ وہ کفار سے ہے آگے فرماتے ہیں کفری قول یا فعل میں مصلحت یا اشارت یا بلاقصد یا سہو یا جہل کا کوئی عذر قبول نہ کیا جائے گا بلکہ وہ کفری قول یا فعل کسی مصلحت سے کیا ہو اشارۃً ہو یا سراحتاً یا سہواً یا ناواقفیت کی وجہ سے ہو، ہر حال میں حکم کفر اس پر لگایا جائے گا۔ اب انصاف کرو کہ اللہ اور رسول کے ارشادات کیا ہیں،

اور فقہائے کرام کیا بتارہے ہیں اور اس زمانہ میں اُن ارشادات کے مقابلہ میں کیا کیا جارہا ہے، تمہیں ابھی معلوم ہو جائے گا۔ ایسے لوگ جن کے اقوال واعمال وعقائد کو پیشتر بیان کیا گیا۔ خدا اور رسول قرآن واحادیث کے صریح جھٹلانے والے اور مشرکوں کی محبت میں فنا ہو چکے، اللہ تعالیٰ برادران اہلسنت کو ان کے تمام فتنوں اور شرور سے محفوظ رکھ کر

اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کا سچا مصداق بنائے

قصیدہ

دشمن احمد پہ شدت کیجئے	لہ	ملحدوں کی کیا مروت کیجئے	

لہ یہ قصیدہ بخشش اول میں

اے مسلمان محبتِ حبیبِ رحمٰن عین ایمان بلکہ ایمان کی جان ہے، انصاف کر کہ اگر تیرے باپ یا بیٹے یا دوست کی کوئی توہین کرے تو کیا تجھے یہ بات پسند آئے گی کیا تو اس اپنے باپ یا بیٹے یا دوست کی توہین کرنے والے کو اپنا دوست جانے گا، ایمان سے کہنا تقاضائے غیرت کیا ہو گا، کان کھول کر سُن خلیفۂ چہارم شیر خدا مشکلکشا علی مرتضٰے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کیا فرماتے ہیں، ارشاد کرتے ہیں اَلْاَعْدَاءُ ثَلٰثَۃٌ عَدُوُّکَ وَعَدُوُّ صَدِیْقِکَ وَصَدِیْقُ عَدُوِّکَ دشمن تین ہیں ایک تیرا دشمن اور تیرے دوست کا دشمن وہ بھی تیرا دشمن ہے اور ایک تیرے دشمن کا دوست کہ وہ بھی تیرا دشمن ہے، ہاں اب میدان امتحان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تجھ کو کتنی دوستی ہے اُن کا دوست تجھے کتنا پیارا ہے اور ان کا دشمن تجھے کتنا دشمن ہے، دشمن دو قسم کے ہیں ایک کھلا دشمن دوسرے چھپا دشمن کھلے دشمن جیسے یہودی نصاریٰ مجوسی مشرکین کا دوست بنے، اور ان کو اپنا دوست خیرخواہ سمجھے اس سے بڑھ کر اندھا بہرا بدبخت بدنصیب کون، اور چھپے دشمنوں منافقوں مرتدوں کو نظر ایمان سے پہچان ان کے اقوال افعال و حرکات کو ایمانی میزان میں تول پہلے عقائد وہابیہ دیوبندیہ کو سُن میں بعض عرض کرتا ہوں،

یہ فرقہ مدعی اسلام مجلس میلاد شریف کو حرام بتاتا ہے اسے جنم کنہیا سے تشبیہ دیتا ہے قیام تعظیمی کو شرک و بدعت قرار دیتا ہے یارسول اللہ اور یاغوث کہنے کو شرک بتاتا ہے انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنے کو ناجائز کہتا ہے، حبیبِ خدا کو اپنا جیسا سمجھتا ہے اور حضرتِ رسالت کے ساتھ ہمسری کا دعویٰ کرتا ہے، اور ان کو اپنا بڑا بھائی بتاتا ہے، اس ذات اقدس کو مر کر مٹی میں ملنے والا لکھتا ہے، ان کو واقفِ غیب ہونے عالم ماکان و مایکون ہونے سے صاف

انکار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جھوٹ بولنے والا لکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے علم پر شیطان کے علم کو بڑھاتا ہے۔ حضور کے علوم غیبیہ کو جانوروں چوپایوں کے علم سے نسبت دیتا ہے۔ بندہ رسول اور بندہ مصطفیٰ کہنے کو پکا شرک بتاتا ہے۔ ابن عبدالوہاب نجدی جو نجد میں پیدا ہوا تھا حضور کے روضۂ انور کو صنم اکبر یعنی بہت بڑا بُت کہتا تھا اور (معاذ اللہ) مزار مطہر ڈھانے کے ارادے سے مدینہ طیبہ آیا تھا۔ حرم مکہ میں جس نے اپنے گھوڑے باندھے اور حرم شریف میں سادات کے بچوں تک کے خون بہائے شہدا کے قبوں اور مزارات کو شہید کیا اس کو یہ فرقۂ ضالہ بزرگ عمدہ عقائد والا مانتا ہے۔ بلکہ لکھ کر چھاپ دیتا ہے اب ایمان سے پوچھ کہ تیرا ایمان اس فرقے کو کیا سمجھتا ہے۔ واللہ کہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھی محبت و عظمت حبیب ہوگی ذرا سا بھی لگاؤ ایمان کا ہوگا۔ اس گمراہ فرقے کو اپنا خالص دشمن جانے گا۔ کیونکہ اللہ و رسول کی شان میں بدگوئی کرنیوالا مسلمان کو قطعی دشمن ہونا ہی چاہئیے ورنہ دل میں عظمت و محبت حبیب کا نام بھی نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس دوسرے فرقے جیسے روافض نیچریہ و قادیانی غیر مقلدین چکڑالوی یہ سب ایک رسی میں ہیں ان کے لئے واقفِ عیوب مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ہی فرمادیا۔ کُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدًا وہ سب فرقے ناری جہنمی ہیں فقط ایک فرقہ اہلسنت وجماعت کہ یہ جنتی ہے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان بدمذہبوں کی خبر دیکر ہمیں حکم سنا گئے لَا تُؤَاكِلُوْهُمْ نہ ان کے ساتھ تم کھاؤ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ نہ ان کے ساتھ پیو وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ اور نہ ان کے ساتھ بیٹھو وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ اور نہ ان کے ساتھ بیاہ شادی کرو۔ وَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ اور نہ ان پر سلام کرو۔ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھو اِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ تم ان بدمذہبوں سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمکو گمراہ نہ کردیں، وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالدیں اسی کو حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

یار بد بدتر بود از مار بد	دور شو از اختلاط یار بد

بُرے یار سے دور رہ۔ اس سے خلط ملط نہ کر سب سے زیادہ بُرا شخص بد مذہب ہے جیسے وہابی، رافضی، قادیانی، غیر مقلد وغیرہ فرماتے ہیں کہ ان سے دور رہ یہ زہریلے سانپ سے بدتر ہیں کیونکہ ؎

یار بد بر دین و بر ایماں زند	مار بد تنہا ہمیں بر جاں زند

زہریلا سانپ اگر کاٹے تو یہی ہے کہ فقط جان جائے ایمان تو سلامت رہے جس سے عزت دونوں جہاں کی ہے لیکن اگر ان بد مذہبوں میں سے کسی کے زہر ضلالت کا اثر پڑ جائے تو دین و ایمان برباد ہو جائے اسلام ہی رخصت ہو جائے۔ لہذا انسان جتنا زہریلے سانپ سے بچتا ہے کم از کم اتنا ہی ان بد مذہبوں سے بچے تو غنیمت ہے کہ ایمان کی حفاظت و سلامتی اسی میں ہے، مولیٰ تعالیٰ جل و علا اپنے حبیب پاک صاحب لولاک..... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں بد مذہبوں کو ہدایت فرمائے اور تمام برادران... اسلام کو جملہ بد مذہبوں کے شر سے اور ان کی زہریلی کفری ہوا سے بچائے رکھے اور اپنے محبوبوں کی محبت میں فنا کر دے آمین ؎

قصائد

کیوں خاک بسر صورت نقش کف پا ہو	لے	اے راحت جاں جو ترے قدموں سے لگا ہو
اور ہاتھوں میں ہو دامان حبیب کبریا	لے	جان و دل یا رب ہوں قربان حبیب کبریا
تمہیں تو ہو ہمارا دین و ایمان یا رسول اللہ	علے	تمہیں نے تو کیا ہم کو مسلماں یا رسول اللہ

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار مردے زندہ کئے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کروڑوں دل مردہ زندہ کئے، جیسے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے زندہ کیا وہ پھر مر گیا اور جس دل کو حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زندہ کیا اسے حیات ابدی ملی یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں ؎

دوسرے گھر میں بدلکر چلے گئے۔ ان کے تصرفات کرامات کمالات جیسے کہ اس عالم میں تھے بدستور ویسے ہی جاری رہتے ہیں۔ شیخ محقق فرماتے ہیں کہ اکثر اولیائے کرام کے تصرفات کرامات بعد وصال اس عالم دنیا سے اعلیٰ اور اکمل اور اتم ہو جاتے ہیں۔

حکایت:۔ ایک بزرگ کا عہد تھا کہ میں کسی پر سوار نہ ہونگا ہمیشہ پیادہ پا چلا کرتے جب وصال ہوا۔ لوگ جنازہ لے چلے راہ میں ایک بڑی بی کھڑی تھیں انہوں نے پوچھا لوگو کس کا انتقال ہو گیا جواب دیا فلاں بزرگ کا۔ بڑی بی نے کہا یہ وہی بزرگ ہیں جن کا یہ عہد تھا کہ میں کسی پر سوار نہ ہوں گا۔ لوگوں نے کہا ہاں وہی بزرگ ہیں وہ بڑی بی کہنے لگیں کیوں حضرت آج تو آپکا عہد ٹوٹ گیا، چار پر سوار جا رہے ہو۔ بڑی بی نے اتنا کہا کہ جنازہ چاروں کے کاندھوں پر سے اٹھا اب نیچے لوگ جا رہے ہیں اور جنازہ اوپر معلق جا رہا ہے یہانتک کہ لوگ قبرستان میں پہونچے جنازہ نیچے آ گیا لوگوں نے دفن کر دیا۔

حکایت:۔ ایک بزرگ کا وصال ہوا۔ نہلانے والے نے غلطی سے بجائے دہنی جانب کے بائیں طرف سے غسل شروع کیا، فوراً ان بزرگ نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا کہ اے شخص کیا تو مجھے مردہ خیال کرتا ہے

حکایت:۔ ایک بزرگ نے ایک بزرگ کو قبر میں اتارا، اور انکے سر کے نیچے سے کفن ہٹایا اور ان کا سر خاک پر رکھنا چاہا تاکہ دربار الٰہی میں عاجزی و انکساری ظاہر ہو۔ فوراً وہ بزرگ آنکھیں کھول کر فرماتے ہیں کہ اے شیخ تو میرے ناز اٹھانے والے کے آگے مجھ کو ذلیل کرتا ہے پوچھا آپ کا تو انتقال ہو گیا تھا، کیا آپ زندہ ہیں، فرمایا ہاں جو اللہ کے محبوب ہوتے ہیں وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور تجھ کو اگر آج یقین نہیں تو کل روز قیامت میں تیری مدد کر کے تجھ کو یقین دلا دوں گا۔

حکایت:۔ جس رات خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اسی رات ایک صالح نے خواب میں دیکھا کہ میں عرش کو اپنے سر پہ اٹھائے ہوئے اڑ رہا ہوں، صبح کو تعبیر لینے

کے واسطے خواجہ بایزید بسطامی کے مکان پر گیا دیکھا کہ کفن سل رہا ہے دریافت کیا کس کا انتقال ہوگیا، کہا تمہیں نہیں معلوم رات خواجہ کا وصال ہوگیا۔ اس شخص نے خیال کیا کہ خواب کی تعبیر کسی اور سے لے لیں گے، اب تجہیز تکفین سے فارغ ہوکر چلیوں، ٹھہر گیا جنازہ تیار ہوگیا جب لوگ جنازہ لیکر چلے اس قدر ہجوم تھا کہ یہ شخص خواب دیکھنے والا چاہتا تھا کہ میں جنازے کو کاندھا دوں مگر بوجہ ہجوم کے مجبور ہوکر دور رہ جاتا تھا، ایک بار جوش محبت اٹھا اور بیتابانہ جنازہ تک پہنچ ہی گیا، مگر کاندھا دینے کا موقع اب بھی نہ ملا تو جنازے کے نیچے آگیا اور جنازے کے بیچ میں اپنا سر لگا دیا فوراً خواجہ بایزید بسطامی جنازے میں سے فرماتے ہیں کہ اے شخص تیرے خواب کی یہی تعبیر ہے۔

محمد اسلم طوسی اور نعمی طرطوسی جنھوں نے صحرا میں تیئس ہزار آدمیوں کو پانی پلایا تھا حضرت رابعہ بصریہ کے مزار پر گئے اور کہنے لگے کہ اے رابعہ بصریہ دنیا میں تو شیخی مارا کرتی تھی کہ میں دونوں عالم سے فارغ ہوں اب بتا کہ تجھ پر کیا گزرتی ہے آپ نے مزار کے اندر سے جواب دیا کہ جو چیز میں نے دیکھی اور دیکھ رہی ہوں اللہ تعالیٰ تجھ کو مبارک کرے۔

خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا جنازہ کو لے چلے راہ میں ایک مسجد واقع ہوئی موذن اذان کہتا تھا جب کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ لفظ لا پر حضرت خواجہ نے جنازے میں انگشت شہادت اٹھادی لوگ سمجھے کہ زندہ ہیں دیکھا تو جان نہ تھی وہ انگلی اسی طرح اٹھی رہی ہرچند کوشش کی برابر نہ ہوئی۔

ابوبکر کتانی نے ایک سفر کیا صحرا میں دیکھا کہ ایک مردہ درویش قبر میں ہنس رہا ہے آپ نے فرمایا تو مردہ کیونکر ہنستا ہے اس نے جواب دیا کہ اللہ کی محبت میں یہی حال ہوتا ہے۔ خواجہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اے بندے تجھے لازم ہے کہ روزانہ تین ہزار بار مر اور پھر زندہ ہو اور اپنی ہستی کو اللہ تعالیٰ کی ہستی میں فنا کرتا کہ اسکے بعد تجھکو ایسی بقا ملے کہ جس کو فنا ہی نہیں اور فرماتے ہیں مردان خدا ہمیشہ زندہ رہتے ہیں، اُن کے لئے فنا نہیں اور فرماتے ہیں

بہت لوگ زمین پر چل رہے ہیں مگر مردہ ہیں اور بہت لوگ وہ ہیں جو زمین کے نیچے دفن ہیں مگر زندہ ہیں۔

حضرت محبوب الٰہی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جب وصال ہوا جنازہ چلا خلقت ساتھ تھی جنازے کے ہمراہ حضرت سعدی شیرازی کا یہ قصیدہ پڑھا جاتا تھا۔

سرو سیمینا بصحرا میروی اے تماشہ گاہ عالم روئے تو		لیک بد عہدی کہ بے ما میروی تو کجا بہر تماشہ میروی

اس شعر پر حضرت محبوب الٰہی کو وجد ہوا۔ جنازے میں سے ہاتھ عالم وجد میں اٹھا لیا۔ جنازہ رکھدیا گیا ایک بزرگ نے ہاتھ سیدھا کر دیا اور کہا اے محبوب الٰہی یہ وجد کا مقام نہیں یہ حیاتِ ابدی ہے اولیا کی اور ایسے واقعات ہزاروں ہیں یہ دولت و نعمت اسی کو ملتی ہے جس کے قلب کو زندہ کیا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

علاوہ بریں زندہ کرنا مردوں کا بھی آپ سے ثابت ہے ایک شخص نے آکر آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ میری بیٹی کو زندہ کر دیں تو میں آپ پر ایمان لاؤں آپ اسکی قبر پر تشریف لیگئے اور اسکی بیٹی کو آواز دی اس نے قبر میں سے جواب دیا۔ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ فرمایا تیرا دل دنیا میں آنے کو چاہتا ہے عرض کی نہیں یا رسول اللہ میں نے عقبیٰ کو دنیا سے اور خدا کو ماں باپ سے زیادہ مہربان پایا۔

مدارج اور شواہد میں ہے کہ حضرت جابر نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور گوشت اس کا حضور کیلئے پکایا حضرت جابر کے دو چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے جو کھیلتے تھے بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا آؤ ایسے کھیلیں جیسے ہمارے باپ نے بکری کے بچے کو ذبح کیا ہے۔ بڑے بھائی نے چھری لی اور چھوٹے بھائی کو ذبح کر دیا حضرت جابر کی بی بی جو کھانا پکانے میں مشغول تھیں، انہوں نے جو جو دیکھا محبت مادری جوش آئی بیتابانہ دوڑیں، یہ بڑا لڑکا خوف کے مارے چھت پر چڑھ گیا قدرت خدا کہ

وہاں اس کا پاؤں پھسلا اور نیچے گر کر وہ بھی مر گیا حضرت جابر کی بی بی نے دونوں کی لاشوں کو ایک کمبل میں لپیٹ کر اندر مکان میں رکھدیا اور کسی دوسرے کو یہانتک کہ حضرت جابر کو بھی اطلاع نہ کی اسوجہ سے کہ اگر حضور کو خبر ہوگئی تو دعوت میں خلل پڑجائیگا اور حضور کو صدمہ ہوگا۔ کھانا تیار ہو چکا۔ حبیب خدا جلوہ افروز ہوئے کھانا سامنے رکھا گیا۔ ارشاد فرمایا اے جابر تمہارے لڑکے کہاں ہیں بلاؤ۔ حضرت جابر نے دیکھا کہ بچے مکان میں نہیں ہیں۔ عرض کی حضور کھانا ملاحظہ فرمائیں۔ بچے جب آئیں گے کھالیں گے۔ ارشاد فرمایا ہرگز نہیں اے جابر جلد اپنے لڑکوں کو بلا کر لاؤ۔ مجھ کو حکم خدا ہے کہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤں۔ حضرت جابر نے تلاش کی اپنی بی بی سے حضور کا ارشاد اقدس بیان کیا جب ان کی بی بی نے یہ حکم سنا مجبور ہوئیں اور دونوں لاشیں اٹھا کر حضرت جابر کو دیں۔ انھوں نے دونوں لاشوں کو لاکر سامنے رکھدیا اور عرض کی یارسول اللہ بچے تو جنت کو سدھارے سارا واقعہ بیان کیا محبوب کریم نے دونوں ہاتھ دعا کے لئے بلند فرمائے دونوں بچے زندہ ہوگئے اور حضور کے ساتھ کھانا کھایا۔ **شعر**

فرزندوں کو جابر کے اک آن میں جاں بخشی	قدرت تو دکھائی تھی اور نام تھا دعوت کا

قصیدہ

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو ✿ اللہ کو معلوم ہے کیا جانئے کیا ہو

عیسیٰ علیہ السلام کی دُعا سے اندھے اچھے ہو جاتے اور کوڑھی شفا پاتے، حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر کی خاک کو یہ تاثیر بخشی کہ جو بیمار صدق عقیدت سے استعمال کرے شفا پائے۔ سید سمہودی کہتے ہیں میں نے بچشم خود دیکھا کہ ایک کوڑھی نے مدینہ طیبہ کی خاک اپنے بدن کو لگائی بیماری اس کی جاتی رہی اور یہ بھی انہیں سید صاحب سے منقول ہے کہ میرے غلام کو سال بھر سے روز بخار آتا تھا کسی طرح آرام نہ ہوتا تھا۔ خاک مدینہ کے استعمال سے شفا ہوگئی۔

بر قصیدہ ذوقِ نعت جلاے

مولٰنا رفیع الدین صاحب مراد آبادی اپنا حال تحریر کرتے ہیں کہ میرے بائیں ہاتھ میں اس قدر درد تھا کہ ہاتھ ہلانا بھی دشوار تھا، درد کی جگہ مدینے کی خاک ملی بالکل آرام ہوگیا۔

لکھا ہے کہ جب حضور سفر سے واپس تشریف لاتے اور قریب مدینہ طیبہ پہونچتے تو اپنی سواری کو کمال شوق کے ساتھ تیز کر دیتے اور چادر مبارک دوش انور سے گرا دیتے اور فرماتے ھٰذِہٖ اَرْوَاحٌ طَیِّبَۃٌ یعنی یہ ہیں پیاری پیاری خوشبودار ہوائیں اور گرد و غبار اڑکر جو چہرۂ انور پر پڑتا اس کو صاف نہ فرماتے۔ اگر کوئی پوچھتا منع فرماتے اور فرماتے خاک مدینہ شفا ہے۔

	شعر	
خاک شفا ہے غبار مدینہ آب بقا انہار مدینہ		دارشفا ہے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لکھتے ہیں اسکو عرش سے اعلیٰ قبر شریف کا اتنا ٹکڑا		جو ہے تہ پہلوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ عبدالحق محقق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس زمانے میں میں مدینۂ طیبہ حاضر ہوا میرے پاؤں پر ورم آگیا تھا اطبّا علاج کرتے کرتے عاجز آگئے تھے میں نے مدینہ طیبہ کی خاک پاک کا استعمال کیا بالکل آرام ہوگیا۔

	قصائد	
نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے	؎	اٹھا لیجائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے
نہ مایوس ہو میرے دکھ درد والے	؎	درِ شہ آ، ہر مرض کی دوا لے

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَکَّۃِ مدینہ مکے سے بہتر ہے۔ احادیث میں آیا ہے کہ جو شخص مسجد نبوی میں دو رکعت نماز پڑھے وہ حج کامل کا ثواب پائے سبحان اللہ کیا شانِ مدینہ ہے کہ مکے میں سال میں ایک ہی حج ہو مدینہ طیبہ میں شب و روز میں صدہا رکعات پڑھ کر سیکڑوں حج کا ثواب حاصل کرے۔

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی جس قدر

برکات تو نے مکہ معظمہ کو دیے ہیں اس سے زیادہ برکتیں مدینہ کو عطا کر، چنانچہ مدینے کے لئے برکات اہل انصاف پر اظہر من الشمس ہیں۔ سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ تاجدار مدینہ ارشاد فرماتے ہیں، شیاطین اس بات سے ناامید ہو گئے کہ مدینے میں کوئی ان کو پوجے اور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے شہر کو نجاسات کفر و شرک سے پاک کیا ہے اور لوگوں کو اس بات کی ترغیب دی ہے کہ میرے مدینے میں رہیں اور یہیں مرنا پسند کریں اور فرماتے ہیں مَنْ صَبَرَ عَلٰی لَاْوَاۤئِہَا وَشِدَّتِہَا کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جس نے مدینے میں تکلیفوں اور مصیبتوں پر صبر کیا قیامت کے دن میں ان کا گواہ اور شفیع ہونگا اور فرماتے ہیں مَنْ مَّاتَ فِی الْمَدِیْنَۃِ کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ، جو شخص مدینے میں مرا روز قیامت میں اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا۔

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے
عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو
مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے

حدیث شریف میں ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا فرماتے کہ اے اللہ مکے میں میرا انتقال نہ ہو اور فرماتے مجھے اپنی قبر مدینے کے سوا کسی جگہ پسند نہیں۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دعا کرتے اَللّٰہُمَّ ارْزُقْنِیْ شَہَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ، الٰہی مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے حبیب کے شہر میں مجھے موت دے" امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک حج کے سوا پھر حج نہ کیا اور نہ پھر مکے کو گئے اس خوف سے کہ کہیں مدینے کے باہر دم نہ نکلجائے آرزو یہ تھی ؎

یہیں پر رہیں اور یہیں جان نکلے
مدینے کے ہوں لوگ دفنانیوالے

چنانچہ تمنا پوری ہوئی مدینے میں عمر گزری یہیں انتقال ہوا اور یہیں دفن ہوئے، عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ سے کہیں باہر جانے کے وقت اپنے ساتھیوں سے فرماتے کہیں ہم ان لوگوں سے نہ ہوں، جن کو مدینہ دور کرتا ہے ؎

مجرم پہ نظر مولا ہو جائے کریمانہ — محشر میں بجز تیرے اپنا بھی ہے بیگانہ
فیّاض ہے تو ایسا اے ساقیٔ میخانہ — مے نوش چلے آتے ہیں جھومتے مستانہ
ہوں بستیاں لاکھوں ہی پر دل کی اگر پوچھو — آباد مدینہ ہے جس میں ہے نبی خانہ!!
محتاج غریبوں کو دم بھر میں غنی کر دے — صدقے میں تیرے آقا کیا شان ہے شاہانہ
انوار الٰہی کے تم مظہر کامل ہو!!! — تم شمعِ حقیقت ہو کونین ہے پروانہ
ہم درد کو پہلو میں دابے ہیں شہا کب سے — ہمدرد نہیں ملتا کس سے کہیں افسانہ
ہوتی ہے شفا دم میں دم آتا ہے بیدم میں — محبوب خدا کا ہے کیا خوب شفا خانہ
ہم تشنہ لبوں پر بھی للہ کرم ساقی — لبریز ہوا جاتا ہے عمر کا پیمانہ
ناکامی میں شک کیا ہے کچھ پاس نہیں اپنے — ہاں تیرے رضا کا ہے بس پاس یہ پروانہ
ہستی کو مٹا ڈالا گم ہو گیا وہ تجھ میں — جس جس کے لگا منھ کو ساقی تیرا پیمانہ

کاشانۂ اقدس سے آئے ندا یارب
ایوبؔ ترا ہم کو مقبول ہے نذرانہ

منقول ہے کہ مدینہ منورہ دجّال سے محفوظ رہیگا۔ صحیحین کی روایت سے ثابت ہے کہ اس زمانہ میں مدینہ طیبہ کی حفاظت کے لئے ہر کوچے پر ایک جماعت فرشتوں کی معین ہوگی وہ فرشتے دجّال کو مدینے میں نہ جانے دیں گے اور دوسری حدیث میں ہے کہ روئے زمین پر کوئی شہر ایسا نہ ہوگا کہ دجال اس میں نہ پہونچے، سوا مکے اور مدینے کے اور حدیث مسلم میں ہے کہ دجّال مشرق کی طرف سے نکلے گا اور مدینے میں جانے کا ارادہ کرے گا کہ فرشتے اس کا منھ شام کی طرف پھیر دینگے۔ پس وہ شام میں ہلاک ہوگا۔

تہدید۔ مدینے کو یثرب کہنا سخت منع ہے کہ وہ مشتق ہے ثرب سے جسکے معنی فساد کے ہیں یا یہ وجہ ہے کہ یہ نام ایک کافر کا تھا۔ اس سے ایسی زمین پاک کو نسبت کرنا کیسی سخت بے ادبی ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُسَمِّی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ مدینے کا نام طیبہ رکھوں، امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو شخص زمین مدینہ کی طرف کسی بدبو کو نسبت کرے یا وہاں کی ہوا کو بُرا کہے یا پسند نہ کرے تو وہ شخص واجب التعزیر ہے اس کو قید کیا جائے یہانتک کہ وہ توبہ خالص کرے تاریخ بخاری میں ایک حدیث اس مضمون کی مروی ہے کہ جو شخص مدینے کو ایک بار یثرب کہے اس کو اسکی تلافی کیلئے دس بار مدینہ کہنا چاہیئے امام احمد اور ابو یعلیٰ سے مروی کہ جو شخص مدینے کو یثرب کہے اس کو چاہیئے کہ استغفار کرے نام اس کا طابہ ہے، خواجہ عطار اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں ؎

بِطِیْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ طَابَ نَسِیْمُہَا!
فَمَا الْمِسْکُ وَالْکَافُوْرُ وَالصَّنْدَلُ الرَّطْبُ

یعنی حضور کی خوشبوئے لطیف سے مدینے کی ہوا ایسی خوشبودار ہوگئی کہ مشک اور کافور اور صندل وغیرہ کسی میں ایسی خوشبو نہیں، لہٰذا یثرب کہنے کی سخت ممانعت ہے بلکہ جہاں مدینے کو یثرب لکھا گیا ہو اس کو بدل کر طیبہ لکھے اور یہی پڑھے۔

درحقیقت جس کو خالص محبت عربی تاجدار مدنی شہریار کے ساتھ ہے وہی مدینے کی قدر بھی جانتا ہے ؎

مثنوی

گفت معشوقے بعاشق کاے فتا
تو بغربت دیدۂ بس شہرہا!
پس کدامے شہر زانہا خوشتر است
گفت آں شہرے کہ در وے دلبر است

کسی معشوق نے اپنے عاشق سے پوچھا کہ آپ شہر شہر پھرے ہیں یہ تو بتائیے کہ تمام شہروں میں کونسا شہر اچھا ہے، جواب دیا سب سے اچھا وہ شہر ہے جس میں محبوب رہتا ہے پھر اللہ کے محبوب کا شہر جو تمام فقیروں یتیموں غمگینوں بیکسوں لاچاروں کا جائے پناہ ہے سلاطین عالم اسی در کے بھکاری شاہان زمانہ اسی آستانہ کے سلامی،

سارا جہاں اسی چوکھٹ کا منگتا، کونین اسی بارگاہ کے خوان کا زلہ ربا ہے

قصائد

مستزاد

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا تجھے حمد ہے خدایا

ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا تجھے حمد ہے خدایا

یہ قصیدہ صادق بخشش حصہ دوم میں ہے ۱۲

دیگر

لگی ہے بھیڑ ترے کوچے میں ہزاروں کی
گداگروں کی ہے گنتی نہ تاجداروں کی

خبر لو شافع محشر گناہ گاروں کی
بنی ہے جان پہ آقا تباہ کاروں کی

کسی نے بات نہ پوچھی گناہ گاروں کی
تمہیں کروگے شفاعت سیاہکاروں کی

ہے اور کون غریبوں کا پوچھنے والا
حضور سنتے ہیں فریاد دلفگاروں کی

مرادیں ملتی ہیں اس در سے نامرادوں کو
امیدیں ہوتی ہیں پوری امیدواروں کی

تمہارے صدقے میں دونوں جہاں پلتے ہیں
تمہارے قدموں میں زینت ہے تاجداروں کی

حضور شافع محشر، غفور داور حشر
خوشا نصیب یہ قسمت گناہگاروں کی

خدا نے شافع محشر بنا کے بھیجا ہے
تمہارے ہاتھ ہے لاج اب گناہگاروں کی

ادھر بھی شمع ہدایت کا کوئی جلوہ ہو
غضب میں جان ہے مولیٰ سیاہکاروں کی

انہیں کے سر یہ شفاعت کا تاج رکھا ہے
انہیں پہ آج نظر پڑتی ہے ہزاروں کی

ترے غلام کہاں جائیں تیرے در کے سوا
کہیں بھی قدر نہیں ہم سے نابکاروں کی

بہشت دیتے ہیں حور و قصور دیتے ہیں
یہ شان ہے ترے کوچہ کے خاکساروں کی

کریم سن کے تجھے التجائیں لائے ہیں
خطائیں بخشدے مولیٰ گناہگاروں کی

جہاں کسی نے مصیبت میں ان کا نام لیا
خبر کو جاتے ہیں وہ اپنے جاں نثاروں کی

تری گلی میں فقیر آئے جھولیاں کھولے
لگی ہیں آنکھیں ترے در سے تاجداروں کی

کسی کی شان کریمی پکاری محشر میں
کہ ایسے ہوتی ہے بخشش گناہگاروں کی

چھڑادو قیس کو قید محن سے یا مولیٰ
کہ آپ مشکلیں حل کرتے ہیں ہزاروں کی

یہ وہ آستانہ ہے کہ نامراد آتے ہیں لے کر جاتے ہیں خالی کشکول لاتے ہیں بھر کر لیجاتے ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللّٰہُ المُعطِی وَ اَنَا القَاسِمُ تمام چیزوں کا اللہ دینے والا اور میں بانٹنے والا۔ لہذا جہان میں جو کچھ جس کسی کو ملا یا مل رہا ہے سب آستانہ حبیب سے تقسیم ہوا اور ہو رہا ہے یہاں سب کچھ موجود ہے ؎

دیجاتے ہیں مراد جہاں مانگئے وہاں   منھ ہونا چاہیئے درِ سرکار کی طرف

مروی ہے کہ زمانہ فاروقی میں قحط پڑا ایک شخص نے حضور کی قبر شریف پر حاضر ہو کر شکایت کی کہ یا رسول اللہ قحط نے آپ کی امت کو ہلاک کر ڈالا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا۔ تم عمر فاروق کے پاس جاؤ اور ان سے ہمارا اسلام کہو اور کہدو کہ ہوشیار ہو جاؤ پانی آتا ہے وہ شخص فاروق اعظم کے پاس آیا اور سارا قصہ بیان کیا پھر خوب بارش ہوئی اور قحط دفع ہوا۔ ابوبکر مقری کہتے ہیں کہ ہم اور ابو الشیخ اور طبرانی روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم بھوکے ہیں اس کے بعد آنکھ لگ گئی۔ دروازے پر ایک شخص نے آواز دی ہم اٹھے تو ایک علوی ہے اور اس کے ساتھ میں دو غلام ہیں اور ایک ایک زنبیل ہر ایک کے پاس کھانے کی بھری ہے۔ اس علوی نے ہم سب کو کھانا کھلایا پھر ہم سے پوچھا کہ کیا تم نے تاجدار عرب سے بھوک کی شکایت کی تھی۔ ہم نے کہا تمہیں اس کی خبر کیسے ہوئی۔ اس نے کہا ابھی آقائے نامدار نے خواب میں تشریف لاکر مجھ کو حکم دیا کہ میرے مہمانوں کو جلد کھانا کھلاؤ۔ محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ ایک شخص میرے والد کے پاس اسی دینار امانت رکھ کر جہاد کو چلے گئے اور اجازت دے گئے کہ اگر تم کو ضرورت لاحق ہو تو خرچ کر لینا جب واپس آؤں مجھ کو ادا کر دینا۔ اتفاقاً در میان میں ان کو ضرورت پڑی خرچ کر لیئے یہانتک کہ وہ

مجاہد واپس آیا اور اپنے اسّی دینار طلب کئے یہاں ایک حبہؔ بھی نہ تھا شرم سے یہ نہ کہہ سکے کہ میں نے خرچ کر ڈالے ہیں بلکہ یہ کہہ دیا کہ صبح کو آکر لے لینا جب رات ہوئی تو بعد عشا حضور کے روضۂ انور پر حاضر ہوئے۔ اور رو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ فلاں شخص کی مجھ پر اسّی دینار ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے حضور اور حضور کے رب کے بھروسے پر میں نے صبح کا وعدہ کر لیا۔ لکھا ہے کہ کبھی منبر شریف کے قریب کھڑے ہو کر روتے اور کبھی قبر شریف کے سامنے فریاد کرتے۔

آدھی رات گزری تھی اور یہ دامن پھیلائے رو رہے تھے کہ یکایک کسی نے گوشہ میں سے ہاتھ بڑھا کر ایک تھیلی ان کے دامن میں ڈال دی۔ شمار کیا تو اسّی دینار تھے علی الصبح وہ شخص آیا اس کو ادا کر دیئے۔ ابن الجلا کہتے ہیں کہ میں بھوک سے بیتاب روضۂ انور پر حاضر ہوا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ اَنَا جَائِعٌ وَاَنَا ضَیْفُکَ یا رسول اللہ یا رسول اللہ میں بھوکا ہوں اور حضور کا مہمان ہوں آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ آقائے نامدار تشریف فرما ہیں۔ اور ارشاد کرتے ہیں کہ اپنا ہاتھ پھیلا۔ میں نے ہاتھ پھیلایا ایک روٹی حضور نے میرے ہاتھ پر رکھ دی آدھی روٹی خواب میں کھائی۔ آنکھ کھل گئی تو باقی آدھی روٹی ہاتھ میں تھی ؎

آسمان خوان زمین خوان زمانہ مہمان	صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

احمد بن محمد صوفی کہتے ہیں کہ میں کئی ماہ تک جنگلوں میں پھرتا رہا ایک روز روضۂ انور حاضر ہوا۔ نہایت بھوکا تھا اور پاس ایک حبہؔ بھی نہ تھا کہ کچھ خرید کر کھا لیتا اسی حالت میں روضۂ اقدس کے حضور سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ مدنی تاجدار جلوہ افروز ہیں اور حضرت شیر خدا آپ کے ہمراہ ہیں اور شیر خدا فرماتے ہیں کہ اٹھ دیکھتا نہیں کہ حبیب خدا تشریف فرما ہیں۔ کہتے ہیں میں اٹھا اور حضور کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا آپ نے فرمایا اے احمد کیا حال ہے اور اب تک تو کہاں تھا عرض کی جنگلوں میں پھرتا رہا اور

اب حاضر آیا ہوں اور سخت بھوکا ہوں اور پاس کچھ نہیں ہے۔ فرمایا ہاتھ پھیلاؤ میں نے ہاتھ پھیلایا، حضور نے چند درہم میرے ہاتھ میں رکھدیے آنکھ کھلی تو ہاتھ میں تھے اٹھ کر بازار گیا اور کھانا کھایا ۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں	دو جہاں کی نعمتیں ہیں انکے خالی ہاتھ میں

ابن قیم نے لکھا ہے کہ بعض دشمنوں نے ایک شخص کی زبان کاٹ لی اور دوسرے شخص کی ایک آنکھ پھوڑ دی پس وہ دونوں اشخاص حضور کی قبر شریف پر حاضر آئے اور فریاد کی اسی وقت دونوں کو آنکھ اور زبان مل گئی۔ سید سمودی اور احمد بن عبد المجید سندھی نقل کرتے ہیں شہر غرناطہ میں ایک شخص کو ایسی مہلک بیماری عارض ہوئی کہ سب اطبا اس کے علاج سے عاجز ہوئے ناچار اس نے ایک عرضی مدینے طیبہ کو روانہ کی جس وقت وہ عرضی روضۂ مقدس پر پڑھی مریض کو وہاں شفا حاصل ہوئی۔ غالباً یہ قصائد حدائق بخشش حصہ دوم میں ہے یہ قصیدہ ذوق نعت میں لکھے ہیں ۱۲ ار

قصائد

ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں	لے	ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں	
کیا خدا داد آپ کی امداد ہے	لے	اک نظر میں شاد ہر ناشاد ہے	

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا، عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس کہا، ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا، آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا حضور کو کیا فضل دیا فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے۔ اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا، تمہیں حبیب کیا اور اگر موسیٰ سے زمین میں کلام کیا تو تم سے آسمان میں کلام کیا۔ اگر عیسیٰ کو روح القدس فرمایا تو تمہارا نام پیدائش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہونچے کہ جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہو۔ اگر ہم

نے آدم کو برگزیدہ کیا تو تمہیں ختم الانبیا ٹھہرایا ، اور تم سے زیادہ کسی کو عزت و کرامت والا نہ بنایا ، قیامت میں میرے عرش کا سایا تم پر گستردہ اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میری یاد نہ ہو ، جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ اور بیشک میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے نزدیک ہے میں ان پر ظاہر کردوں کہ اگر تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا ۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو	جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

آدم و عالم سب اسی محبوب کے طفیلی ہیں ، جنت و نار وجود حبیب کے پرتو ہیں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ، جب رحمت خاص کا زمانہ آیا اللہ تعالیٰ نے میرا ظہور فرمایا اور میرے لئے کمال اختصار کیا ، ہم ظہور میں پچھلے اور روز قیامت رتبے میں اگلے ۔ اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر و ناز کو ہرگز دخل نہیں ، ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل ، موسیٰ اللہ تعالیٰ کے صفی اور میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور میرے ساتھ روز قیامت لوار الحمد ہوگا ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، حدیث کے الفاظ یہ ہیں اِخۡتَصَرَ لِی اِخۡتِصَارًا یعنی میرے لئے کمال اختصار کیا ، علماء کرام فرماتے ہیں یعنی مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر ۔ یا میرے لئے زمانہ مختصر کیا کہ میری اُمّت کو کم دن قبروں میں رہنا پڑے یا یہ کہ میرے لئے میری اُمّت کی عمریں کم کیں کہ مکّارہ دنیا سے جلد خلاصی پائیں ، نعمت باقی تک جلد پہونچیں ، یا یہ کہ میری اُمّت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا یا یہ کہ پل صراط کا راستہ جو پندرہ ہزار برس کا ہے اتنی دیر میں طے ہو جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت نماز پڑھتے ہیں یا یہ کہ بجلی کوندجاتی ہے ۔ یا یہ کہ اگلی امتوں پر جو اعمال شاقّہ طویلہ تھے ۔ اِن سے اٹھالئے ، یعنی پچاس نمازوں کی پانچ رہیں ، اور حساب کرم میں پوری پچاس اور زکوٰۃ میں چہارم مال کی جگہ چالیسواں حصّہ اور ثواب پورے چہارم کا اور یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنیٰ ہیں ......

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او علی آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم۔

حدیث:۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ صالح علیہ السّلام کے لئے ناقہ ثمود اٹھائی جائے گی کہ وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہو کر میدان حشر میں آئیں گے اس ارشاد پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض یا رسول اللہ کیا حضور اپنے ناقہ مقدسہ عضبا پر سوار ہوں گے۔ فرمایا نہ اس پر تو میری صاحبزادی سوار ہوں گی اور میں براق پر تشریف رکھوں گا کہ سب انبیا سے الگ خاص مجھ کو عطا ہو گا۔ اور ایک جنّتی اونٹنی پر بلال کا حشر ہو گا کہ بلال عرصاتِ محشر میں اس کی پشت پر اذان دے گا۔ جب انبیا اور ان کی اُمّتیں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰہِ سنیں گے سب بول اٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں۔ سبحان اللہ جب تمام مخلوق الٰہی اوّلین و آخرین یکجا ہوں گے۔ اس وقت ہمارے ہی آقا کے نام پاک کی دُہائی پھرے گی۔ الحمد للہ اس دن کھل جائے گا کہ ہمارے آقا کی کیا شان و عزت ہے اس دن موافق مخالف سب پر روشن ہو جائے گا کہ مالک یوم الدین ایک اللہ ہے اور اس کی نیابت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ہر ایک نبی کو دو دو نور ملیں گے اور میرے ہر موئے تن سے فوارہ نور کا جاری ہو گا۔ سب لوگ میرے ہی قدموں پر اٹھائے جائیں گے۔ سب سے پہلے اپنی قبر شریف سے میں ہی باہر تشریف لاؤں گا۔ میں عرش کے دہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا۔ جہاں کوئی نہ جا سکے گا۔ مجھے خاص بہشتی لباس پہنایا جائے گا۔ ہم زمانے میں پچھلے اور قیامت کے دن ہر فضل میں اگلے۔ اور ہم سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے میں ان سب کا پیشوا ہوں گا۔ جب کہ وہ رب کے حضور چلیں گے اور میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ دم بخود رہ جائیں گے۔ اور میں ان کو بشارت دینے والا ہوں گا جبکہ وہ نا امید ہوں گے عزت اور رحمت کے خزانوں کی کنجیاں اس روز میرے ہی ہاتھ میں ......

ہوں گی۔ میں پیشوائے مرسلین ہوں، میں خاتم النبیین ہوں روز قیامت میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہو گا۔ آدم اور ان کی اولاد اسکے نیچے ہو گی میں ہی سب سے اوّل جنت کے دروازہ کی زنجیر ہلاؤنگا۔ رضوان کہے گا کون ہے میں فرماؤں گا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرے گا مجھے بھی یہی حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔ رضوان مجھ کو اندر لے گا۔ میرے ساتھ فقرائے مومنین سب سے اول داخلِ جنت ہونگے میں سب بہتروں میں بہتر ہوں اس روز ایک منادی پکارے گا کہ کہاں ہیں احمد اور ان . . کی اُمّت تو ہمیں اوّل اور ہمیں آخر ہیں تمام امتیں ہمارے لئے راستہ دینگی ہم چلیں گے اس حال میں کہ ہمارے اعضائے وضو نورانی ہونگے، چہرے چودھویں رات کے مانند چمکتے ہوں گے۔ اور امتیں دیکھ کر کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیا ہو جائے

قصائد

ط۱ و ۲ قصائد حدائق بخشش حصہ اول میں ہیں ۱۲
ط۳ یہ قصیدہ حدائق بخشش حصۂ دوم میں ہے ۱۲

مژدہ باد اے عاصیو شافع شہ ابرار ہے	ط۱	تہنیت اے مجرمو ذاتِ خدا غفار ہے
کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ	ط۲	قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ
مصطفےٰ خیر الوریٰ ہو	ط۳	سرور ہر دوسرا ہو

گو خطا پر خطا کرے کوئی | یوں عطا پر عطا کرے کوئی
روئیں آقا بکا کرے کوئی | لاج ان کو خطا کرے کوئی
بد پہ پیار آئے جسکو وہ تم ہو | لیکے ہمسونکو کیا کرے کوئی
درد دکھ غمزدوں کا تیرے سوا | کس کو مطلب سنا کرے کوئی
ان کا در چھوڑ کر پھرے دردر | ہائے ایسے کو کیا کرے کوئی
ان کے مجرم کو کاش پہنچادے | انکے در تک خدا کرے کوئی
اس کی حاجت نہیں کہ منہ سے کہیں | دل ہی میں التجا کرے کوئی

ان سے منھ مانگی آس ملتی ہے — حال دل کہہ دیا کرے کوئی
ان کی ہر دم عطائیں جاری ہیں — کیسی ہی گو خطا کرے کوئی
میں تو بندہ ہوں اپنے آقا کا — مجھ سے پوچھے خدا کرے کوئی
بجز ان کے نظر نہیں آتا — جو بدوں کا بھلا کرے کوئی
اچھی قسمت ہے رب بندوں کی — کوئی بانٹے عطا کرے کوئی
جس کی صورت سے سبکو عار آئے — بات ایسے سے کیا کرے کوئی
ہاں وہ تم ہو کہ پیار کرتے ہو — کتنا ہی گو برا کرے کوئی
ہائے ایسے مرے نصیب کہاں — دردِ دل کی دوا کرے کوئی
خاک طیبہ نصیب ہو مجھ کو — میرے حق میں دعا کرے کوئی
کس کو قدرت عطا ہوئی ایسی — جس سے سب کچھ کہا کرے کوئی
کوئی ایسا بتا تو دو کہ جہاں — جس سے مطلب کہا کرے کوئی
ان کی رحمت سے بھیک ملتی ہے — ورنہ یوں کب عطا کرے کوئی
کام بگڑے ہوئے سنبھل جائیں — اک اشارہ ذرا کرے کوئی
دینے والا خدا ہے پہلے مگر — ان کے در پر صدا کرے کوئی
وہ تو سنتے ہیں سارے عالم کی — شرط یہ ہے کہا کرے کوئی
تیری سرکار میں کمی کیا ہے — در بدر کیوں پھرا کرے کوئی
ان کو سارے غلام پیارے ہیں — گو نکما ہوا کرے کوئی

نفیس تو مصطفےٰ کا بندہ ہے
کہنے دے کچھ کہا کرے کوئی

اللہ اکبر وہ کیسی سختی کا دن ہوگا کہ رب العزت جل وعلا اوّلین وآخرین کو ایک میدانِ وسیع وہموار میں جمع کرے گا دن طویل ہوگا پچاس ہزار برس کا ایک

دن ہوگا آفتاب کو اس روز دس برس کی گرمی دیگا پھر لوگوں کے سروں سے نزدیک کریگا یہانتک
کہ ایک میل کا فاصلہ رہے گا، پسینے آنا شروع ہونگے قد آدم پسینہ تو زمین جذب ہوجائیگا
پھر اوپر چڑھنا شروع ہوگا یہانتک کہ آدمی اس میں غوطے کھائیں گے قُرب آفتاب
سے غم اور بیچینی اس درجہ پہونچے گی کہ برداشت کی تاب نہ ہوگی۔ رہ رہ کر گھبرا اٹھیں گی
آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں کہ کس آفت میں ہو، کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈھتے
جو بارگاہ الٰہی میں شفاعت کرے پھر خود ہی تجویز کر کے سیدنا آدم علیہ السّلام
کے پاس جائیں گے اور عرضِ حال کر کے شفاعت چاہیں گے آدم علیہ الصلاۃ والسلام
فرمائیں گے میں اس قابل نہیں مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی فکر نہیں آج میرے
رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا اور نہ آئندہ کبھی ایسا کرے۔ مجھے
اپنی جان کی فکر ہے اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ تم کسی اور کے پاس جاؤ عرض کرینگے
اے باپ ہمارے ہم کس کے پاس جائیں۔ فرمائیں گے تم اپنے باپ، پدر ثانی نوح
علیہ السلام کے پاس جاؤ لوگ سیدنا نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر
آئیں گے اور عرض حال کر کے شفاعت چاہیں گے وہی جواب ملیگا پھر سیدنا ابراہیم
علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر آئیں گے وہی جواب پائیں گے پھر سیدنا موسیٰ کلیم اللہ
علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضری دیں گے وہی صاف جواب ملے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ
علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرینگے اے عیسیٰ آپ اللہ کے نبی اور
اس کی روح اور کلمہ ہیں آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا، اپنے رب کے حضور ہماری
شفاعت کیجئے ملاحظہ تو فرمائیے ہم کس حال کو پہونچے ہیں سیدنا مسیح علیہ السلام فرمائینگے
لَسْتُ هُنَاكُمْ میں اس قابل نہیں اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ
عرض کریں گے سب جگہ تو پھر آئے اب ہم کہاں جائیں۔ فرمائیں گے تم اُس بندے کے پاس
جاؤ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح مبین رکھی ہے اور وہ آج کے دن بےخوف و مطمئن ہے

جو تمام بنی آدم کا سردار ہے جس کے سوا آج کسی کی مجال نہیں کہ دروازۂ شفاعت کا کھول سکے، وہ سید المرسلین ہے وہ شفیع المذنبین ہے نام اقدس اس کا "محمد" ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اے لوگو مصیبت زدو بیکسو تم ان کے حضور حاضر ہو وہاں تمہاری فریاد سنی جائے گی وہاں تمہیں مراد ملے گی وہاں تمہارے آنسو پونچھے جائیں گے اب وہ وقت آیا کہ لوگ تھکے ہارے مصیبت کے مارے ہاتھ پاؤں چھوڑے چاروں طرف سے امیدیں توڑے بارگاہ عرش جاہ بیکس پناہ خاتم دور رسالت محبوب باوجاہت مطلوب بلند عزت ملجار عاجزاں ماوائے بیکساں مولائے دوجہاں شفیع عاصیاں حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر آئے اور ہزار عجز و نیاز کے ساتھ بارگاہِ کریم میں عرض کر رہے ہیں کہ اے اللہ کے نبی آپ سے اللہ تعالیٰ نے فتح باب کیا اور حضور آج امن و مطمئن تشریف لائے ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کہ ہمارا فیصلہ فرمادے، اے مولیٰ نگاہ تو کیجئے ہم کس درد میں ہیں اے آقا ملاحظہ تو فرمایئے ہم کس حال کو پہنچے ہیں، اے بخشانے والے اَلْمَدَد اے عرب والے دُہائی اے مدینے والے اَلْغِیَاث اے حشر کے دولہا فریاد، اے لمبے لمبے ہاتھوں والے سنبھال ڈوبتوں کو نکال، اے تاجدار غم سے بچا، اے نیچے نیچے دامنوں والے دامن میں چھپا لے ——————

قصیدہ

اے شافع امم شہ ذیجاہ لے خبر		لِلّٰہ لے خبر مری لِلّٰہ لے خبر

غرض دُہائی سے میدان حشر گونج اٹھیگا۔ فریادوں سے کان پڑی آواز سنائی نہ دے گی، ہر طرف نفسی نفسی کا شور ہو گا۔ بیٹا باپ سے بھاگے گا باپ بیٹے کو نہ پہچانے گا اس مصیبت میں وہ اللہ کے نائب خلیفہ مطلق مختار ہر دوسرا مالک کوثر شفیع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے اَنَا لَھَا اَنَا لَھَا صاحبکو ہاں ہاں میں ہی شفاعت

کیلئے ہوں، میں ہی حمایت کیلئے ہوں، میں ہی تمہارا وہ مطلوب ہوں جس کو تم سارے میدانِ محشر میں ڈھونڈھ پھرے ہو، پھر سب کو بارگاہِ الٰہی میں ساتھ لے جائیں گے اور رب کے حضور سجدے میں گریں گے، مولیٰ تعالیٰ جل جلالہٗ ارشاد فرمائے گا۔ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محبوب اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سُنی جائے گی اور مانگو تم کو دیا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی یعنی تم مقبولُ الشفاعۃ ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس وقت دروازہ شفاعت کا کھولا جائے گا اور محبوب کا ایک ایک نام لیوا حبیب کے صدقے میں بخشا جائیگا، یہانتک کہ جس کے دل میں ایک ذرہ برابر ایمان یعنی عظمت و محبت جناب سید الانبیا کی ہوگی وہ بھی دوزخ سے نکال کر داخل جنت کیا جائے گا، اسی کا نام مقام محمود ہے، آقائے نامدار فرماتے ہیں اَنَا صَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ میں ان سب کا شفاعت والا ہوں یعنی کسی کو بلا واسطہ بارگاہِ الٰہی میں رسائی کی مجال نہ ہوگی، سوائے سید المرسلین محبوب رب العٰلمین کے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور جس کی رسائی بارگاہ الٰہی میں ہوگی وہ وسیلے اور ذریعے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

قصائد

سُنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے	۱؎	گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے
بیشک حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائینگے	۲؎	آپ روتے جائیں گے ہمکو ہنساتے جائیں گے
امتاں و سیاہ کار رہا	۳؎	شافع حشر غمگسار رہا
جائے گی ہنستی ہوئی خلد میں اُمت اُن کی	۴؎	کب گوارہ ہوئی اللہ کو رقت ان کی
محمد مصطفےٰ جب حشر میں تشریف لائیں گے	۵؎	تو اپنے نام لیوؤں کو اشارے میں چھڑائینگے

۱؎ ۲؎ حدائق بخشش حصہ اول میں ہے ۱۲، ۳؎ حدائق بخشش حصہ دوم میں ہے ۱۲، ۴؎ ذوق نعت ۵؎ قبالۂ بخشش میں ہے ۱۲

آقائے نامدار سید ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرا رب عزوجل روز قیامت مجھ سے فرمائے گا۔ كُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَائِي وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ اے حبیب اس وقت اولین و آخرین موافقین و مخالفین سب جمع ہیں اور سب یہ چاہتے ہیں کہ

اللہ ہم سے راضی ہوجائے۔ اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اے محبوب تو مجھ سے راضی ہوجائے یعنی جس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہیں خدا بھی اس سے راضی ہے خدا کی رضا رضائے مصطفےٰ میں ہے ؎

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم	خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث: حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں روز قیامت اپنے ہر ایک غلام کو یوں تلاش کرتا ہوں گا جیسے ماں اپنے گمے ہوئے اکلوتے بچے کو تلاش کرتی ہے، اور فرماتے ہیں اُمّت میری صراط سے گزرتی ہوگی اور میں دونوں ہاتھ اٹھائے بارگاہِ الٰہی میں یہ دعا کرتا ہوں گا کہ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ اے رب ان کو سلامت اتار الٰہی ان کو سلامتی دے اور فرماتے ہیں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک کہ میری امت داخل نہ ہولے رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو اس دن ایک حوض دیا جائے گا جس کا نام حوض کوثر ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے برف سے زیادہ سرد مشک سے زیادہ خوشبودار غول کے غول امتیانِ حبیب سے حاضر آئیں گے اور سوکھی زبانیں دکھا دکھا کر اپنے آقا مالکِ حوضِ کوثر سے عرض کریں گے ؎

زباں پہ کانٹے ہیں شاہِ کوثر ان آفتوں سے چھڑادو ہم کو
حسینؓ کی پیاس کا تصدق ذرا سا پانی پلادو ہمکو!!

اے تشنۂ کربلا کا صدقہ	اے کشتۂ بے خطا کا صدقہ
او سوکھی ہوئی زبان والے	اے آتش تشنگی بجھالے
آ تیری لگی کو ہم بجھا دیں	آ آبِ خنک تجھے پلا دیں

حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ آبِ کوثر وہ ہے جس کے حلق میں ایک قطرہ بھی جائے گا تمام دن قیامت کے پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا اس ایک قطرہ کی وجہ سے بھوک پیاس

سے محفوظ رہے گا گویا اس دن تمام اہل محشر آپ کے مہمان ہونگے اور اس مصیبت میں آپ کا ہی منھ تکیں گے یہاں تک کہ شیخ الانبیا خلیل کبریا حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کہیں گے اے محمد تم میری اولاد اور میری دعا ہو آج مجھے بھی اپنی امت میں داخل کر لو ؂

ماؤ شما تو کیا کہ خلیل جلیل کو　　　کل دیکھنا کہ ان سے تمنا نظر کی ہے

ایک گروہ امت محمدی کا نور کے تودوں پر بیٹھا ہو گا اور بموجب بعض روایات چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار آدمی امت حبیب سے بے حساب بہشت میں جائینگے امام ابو حامد کہتے ہیں نہ ان کے لئے میزان کھڑی کی جائے گی نہ ان کے ہاتھوں میں صحیفے دیے جائیں گے مگر ایک کاغذ دیا جائے گا اس میں لکھا ہو گا۔ هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ فُلَانِ بِنْ فُلَانٍ فَقَدْ غُفِرَ لَهٗ وَسُعِدَ سَعَادَةً لَا شَقَاوَةَ بَعْدَهَا اَبَدًا یہ فلاں شخص فلاں کے بیٹے کا براءت نامہ یعنی سند بخشش ہے کہ وہ بخشا گیا اور اسے ایسی سعادت حاصل ہوئی جس کے بعد کبھی شقاوت نہیں۔

بعض صوفیہ نقل کرتے ہیں کہ امت محمدی کا ایک گروہ پردار اونٹوں پر سوار ہو کر بہشت کی دیواروں پر سے اترے گا۔ فرشتے کہیں گے کیا تمہارا حساب ہو گیا، کیا تمہارے عمل تل گئے کیا تم نے اپنے نامے پڑھ لئے جواب دیں گے ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت ہیں نہ ہمارا حساب ہوا نہ ہمارے عمل تلے نہ ہم نے اپنے نامے پڑھے، فرشتے کہیں گے لوٹو لوٹو ابھی سب کام باقی ہیں وہ کہیں گے تم نے ہمیں کیا دیا تھا جس کا ہم سے حساب چاہتے ہو اس وقت منادی پکارے گا یہ سچ کہتے ہیں مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ نیکی کرنے والوں پر کوئی راہ مواخذہ کی نہیں۔

عزیزو! یہ سب طفیل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے ورنہ وہ دن ایسی سختی کا ہے کہ انبیاء و مرسلین بھی نفسی نفسی کہتے ہونگے اور سوائے ہمارے مولا کے کسی کو مجال شفاعت کی نہ ہو گی ؂　قصائد

تمہارا نام مصیبت میں جب کیا ہو گا	۱ے	ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کی طرف	۲ے	رحمٰن خود ہے میرے طرفدار کے طرف
ہمارے سر پہ سایہ فگن رحمت محمدؐ کی	۳ے	ہمارے دل میں ہے جلوہ کناں صورت محمد کی
خدا نے اس قدر اونچا کیا پایا محمدؐ کا		نہ پہچانا کسی نے آج تک رتبہ محمد کا
	دیگر	
تجھ سے بڑھ کر نہیں کونین میں ہمت والے		تو نے فردوس لٹایا ہے سخاوت والے
تیرے قربان میں اے پاک شریعت والے		معرفت میں تیری عاجز ہیں حقیقت والے
حشر میں دھوم ہے وہ آئے شفاعت والے		بھولے جامے میں سماتے نہیں امت والے
عرش کیا اسکے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں		شب معراج جہاں پہونچے ہیں رفعت والے
تیرے اللہ نے وہ تجھ کو خزانہ بخشا!		دوڑتے آتے ہیں کاسہ لئے دولت والے
دیکھ لیں حضرت یوسف تو ہی فرمائیں		تیرے قربان میں اے حسن و ملاحت والے
تیری سرکار وہ سرکار ہے اللہ اللہ!		سر جھکاتے ہیں یہاں نعمت و شوکت والے
مانگنے والوں نے منھ مانگی مرادیں پائیں		پھر کے محروم نہ آئے کبھی حاجت والے
اک اشارے سے کیا تو نے قمر دو ٹکڑے		صدقے جاؤں تری قدرت کی میں طاقت والے
پھوٹے دیدوں سے بھلا کیا نظر آئے جلوہ		آنکھ سے دیکھتے ہیں تجھ کو بصیرت والے
مجھ گنہگار کی ہے لاج تیرے ہاتھ آقا		میرے مولیٰ مرے والی مرے عزت والے
تیرے ہی سر پہ شفاعت کا بندھا ہے سہرا		تو ہے دولہا تو براتی ہیں قیامت والے

قیس عاصی کو قیامت کا بہت کھٹکا ہے
اپنے دامن میں چھپالے اسے رحمت والے

بیانِ ولادت باسعادت سلطانِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اور ارشاد فرماتے ہیں کُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تمام مخلوق میرے نور سے ہے اور میں اللہ کے نور سے ہوں اور فرماتے ہیں۔ اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام عالم سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ارواح واشکال عرش و کرسی، لوح و قلم، جنت و نار، جن و انس ملک و فلک، ارض و سما، بحر و بر، سنگ و شجر غرض جملہ موجودات اور تمام چیزیں علوی و سفلی اُسی نور منیف و جوہر لطیف سے پیدا ہوئیں، ازلیں اس جناب کو خطاب ہوا کہ تو برگزیدہ و منتخب ہے اور تیرے پاس ہے میرے نور کی امانت اور میری ہدایت کی کنجیاں تیرے واسطے بچھاتا ہوں زمین اور بلند کرتا ہوں آسمان اور بناتا ہوں ثواب و عذاب جنت و دوزخ اور ارشاد ہوتا ہے۔ اے مُحَمَّد میں نے کوئی شخص تم سے زیادہ بزرگ نہ پیدا کیا دنیا اور اہل دنیا کو صرف اس لئے بنایا کہ تمہارا مرتبہ پہچانیں اگر تمہیں پیدا نہ کرتا دنیا کو نہ بناتا۔ لکھا ہے جب نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسند ظہور پر جلوہ گر ہوا فوراً مانند ستون کے بلند ہو کر حجابِ عظمت تک پہونچا اور جناب الٰہی میں سجدہ کر کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا، خطاب ہوا اسی واسطے میں نے تجھ کو پیدا کیا اور تیرا نام محمد رکھا، تجھ سے خلق کی ابتدا اور تجھ پر رسولوں کی انتہا کروں گا پھر اس نور کو چار حصے کیا، پہلے سے لوح دوسرے سے قلم پیدا کیا، قلم نے زمین آسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار برس پہلے لوح پر لکھا اِنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ بیشک محمد خاتم پیغمبروں کے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی نے آپ سے پوچھا آپ کو منصب نبوت کب سے حاصل ہے، فرمایا جب خدا نے عرش بنایا اور ....

آسمان وزمین کو پھیلایا اور عرش اٹھانے والوں کے کندھوں پر رکھا اس وقت ساقِ عرش پر قلم قدرت سے لکھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتِمُ الْاَنْبِيَاءِ ایک بار صحابہ نے عرض کیا آپ کب سے پیغمبر ہوئے فرمایا جبکہ آدم درمیان پانی اور مٹی کے تھے منقول ہے۔ جب حضور کا نور پیدا کیا گیا اس سے۔ اور انبیاء کے انوار ظاہر ہوئے تو پروردگار نے نور محمدی کی طرف حکم فرمایا اور انبیاء کے نوروں کی طرف دیکھ۔ پس حضور کے نور نے دیکھا اور ان کے انوار کو ڈھانپ لیا۔ انبیاء نے عرض کی الٰہی یہ کون ہے جس کے نور میں ہمارے انوار مستور ہو گئے۔ ارشاد ہوا یہ نور ہمارے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے۔ اگر تم اس پر ایمان لاؤ اور تصدیق کرو تو میں تم کو نبوت عطا کروں سب نے عرض کی ہم اس کی نبوت پر ایمان لاتے اور تصدیق کرتے ہیں رب العزت نے فرمایا کہ میں تمہارا گواہ ہوں۔ لہٰذا سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں ۔

قصیدہ

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نُوْرٍ کزو شد نورہا پیدا ۔ زمین از حُبِّ او ساکن فلک در عشق او شیدا
ازو در ہر تنے ذوقے وزو در ہر دلے شوقے ۔ وزو بر ہر زبان ذکرے وزو در ہر سرے سودا
محمد احمد و محمود وے را خالقش بستود ۔ وزو شد بود ہر موجود ازو شد دیدہ ہا بینا
اگر نامِ محمد را نیاوردے شفیع آدم ۔ نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نَجّیْنَا
دو چشم نرگسینش را کہ مَازَاغَ الْبَصَرُ خوانند ۔ دو زلف عنبرینش را کہ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰی

زسر سینہ اش جامی اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ برخواں
زمعراجش چہ می پرسی کہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی

امیر المومنین علی مرتضیٰ شیر خدا مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں، عالم ارواح میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انبیاء و ملائکہ کو علم دیتے جو نبی علم میں کامل ہوتا دنیا میں بھیجا جاتا۔

مروی ہے کہ جب عالم ارواح میں رب العزت نے ارشاد کیا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، اس وقت حضور نے سب سے اول ہاں فرمایا تھا اور حضور سے سنکر سبھوں نے ہاں کہا تھا کہ بیشک تو ہمارا رب ہے، جب قلم پیدا ہوا جناب الہٰی نے حکم دیا کہ لکھ قلم اس خطاب کو سنکر ہزار برس ہیبت سے کانپتا رہا، پھر عرض کیا اے میرے رب کیا لکھوں حکم ہوا، اُكْتُبْ تَوْحِيْدِيْ میری توحید لکھ قلم نے لوح پر لکھا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پھر حکم ہوا لکھ دستور العمل سب امتوں کا کہ اولاد آدم سے جو خدا کی اطاعت کریگا بہشت میں جائے گا اور جو نافرمانی کرے گا دوزخ میں پڑیگا، چنانچہ قلم نے یہی مضمون حسب الحکم تمام امتوں کی نسبت لکھا، جب آخر میں امت حبیب کی باری آئی قلم نے لکھا امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو خدا کی اطاعت کریگا بہشت میں جائے گا اور جو نافرمانی کرے گا، چاہتا تھا کہ لکھے دوزخ میں پڑے گا کہ یکایک خطاب آیا تَاَدَّبْ يَا قَلَمُ تَاَدَّبْ يَا قَلَمُ اے قلم ادب کر اے قلم ادب کر قلم یہ خطاب باعتاب سنکر شق ہوگیا، پھر دست قدرت سے قط لگا اور حکم ہوا اے قلم لکھ اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ امت گنہگار ہے اور بخشنے والا اس کا پروردگار ہے۔

قصائد

رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کے طرف	؎	رحمٰن خود ہے میرے طرفدار کیطرف
خدا نے جسکے سر پہ تاج رکھا اپنی رحمت کا	؎	درود اس پر کہ وہ حاکم بنا ملک رسالت کا

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا کنیت ان کی ابو محمد رکھی اور نور محمدی ان کی پیشانی میں امانت رکھا گیا، **منقول ہے** جب آدم علیہ السلام بہشت سے تشریف لائے عجب طرح کی وحشت میں مبتلا ہوئے تین سو برس تک اپنی حالت پر گریہ وزاری کرتے رہے، لکھا ہے کہ اگر تمام جہان کے آنسو ایک جگہ جمع کئے جائیں..... آدم علیہ السلام کے آنسو زیادہ نکلیں گے، تین سو برس کے بعد یہ خیال آیا کہ جب

میری آنکھ کھلی تھی تو ساق عرش میں نے لکھا دیکھا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس اسی نام کا وسیلہ کرنا چاہیئے۔ لہٰذا بارگاہ الٰہی میں عرض کی الٰہی اس نام کے صدقے میں جس کو تو نے اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا ہے میری مغفرت فرمادے۔ ارشاد ہوا اے آدم آج تو تو ایسا شفیع ہماری بارگاہ میں لایا ہے کہ اس کے وسیلہ سے تمام جہان کی بخشش چاہتا تو ہم سب کو بخش دیتے اور شفاعت تیری ان کے حق میں قبول فرماتے۔ اے آدم وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا پیغمبر ہوگا۔ اگر میں اس کو پیدا نہ کرتا تو اے آدم تمکو اور سارے عالم کو پیدا نہ کرتا۔

؎ حدائق بخشش حصہ دوم ہے ۱۲

قصیدہ

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

اخبار میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے آنسوؤں سے عود اور زنجبیل اور صندل اور طرح طرح کی خوشبوئیں پیدا کیں اور حضرت حوّا جو روئیں تو ان کے آنسوؤں سے لونگ اور جوز پیدا ہوئے۔ آدم علیہ السلام اکثر اوقات اپنی پشت سے ایک پیاری آواز سنا کرتے تھے۔ بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ اے رب یہ کس کی آواز ہے جو میں اپنی پیٹھ سے سنتا ہوں۔ ارشاد ہوا اے آدم یہ ہمارے حبیب خاتم الانبیاء کے نور پاک کی تسبیح ہے تیری پشت سے پیدا کروں گا۔ اور اصلاب طاہرہ میں رکھوں گا۔ جب آدم علیہ السلام نے حضرت حوّا سے ارادہ قربت کا کیا خطاب ہوا بے ادائے مہر ہاتھ نہ لگانا عرض کیا الٰہی اس کا مہر کیا ہے حکم ہوا یہ کہ میرے محبوب پر دس بار درود بھیجے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ.... مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

روایت ہے کہ حضرت حوّا کے ہر حمل سے دو بچے پیدا ہوتے مگر شیث علیہ السلام

تنہا پیدا ہوئے۔ جب زمانہ آدم علیہ السلام کی رحلت کا قریب آیا۔ اپنے فرزند شیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ اے فرزند تو میرے بعد خلیفہ ہوگا۔ عمادِ تقویٰ اور عروۃ وُثقیٰ کو نہ چھوڑنا۔ یعنی جب تو اللہ کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضرور یاد کرنا کہ میں نے کوئی مکانِ متبرک ان کے نام سے خالی نہ پایا۔ بہشت کے ہر قصر اور غرفے اور پردے و اوراقِ سدرۃ المنتہیٰ اور ساقِ عرشِ معلّٰی پر لکھا دیکھا جس جگہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مسطور ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی ضرور ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قصیدہ

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تیری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شئے پہ لکھا ہے نام ترا تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا!

چنانچہ شیث علیہ السلام جبتک دنیا میں رہے حفظ و تعظیم نورِ محمدی میں قصور نہ کیا اسی طرح ہر زمانے میں انبیا و رسل آپ کی مدح و ثنا کرتے رہے اور ہر کتاب آپ کی ثنا وصفت اور خیر مقدم کا ڈنکا بجاتی رہی۔ تورٰیت میں آیا ہے کہ احمد بہت تبسم فرمانے والے نہایت قتل کرنے والے اونٹ پر سوار ہونگے اور شملہ پہنیں گے فائدہ: بہت تبسم فرمانے اور نہایت قتل کرنے سے مسلمانوں کے ساتھ خوش خلقی اور کافروں کی خونریزی اور اہلِ محبت کے نزدیک تیغ تبسم سے عاشقان جاں نثار کو قتل کرنا اور شملہ پہننے سے عمامہ کا سرا چھوڑنا مراد ہے۔

صحیفۂ شعیا علیہ السلام میں ہے کہ وہ خواہش کے طرف نہ جھکے گا اور سخت ذلیل اور نیک کردار کو بھی خوار نہ سمجھے گا اور صدیقوں کو قوت دے گا۔ وہ رکن متواضعین کا ہے۔ اور نور خدا کا کبھی نہ بجھے گا۔ غافل دلوں کو زندہ کرے گا اور اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھولے گا۔ اور جو مُشَفَّح کو ملے گا کسی کو نہ ملے گا۔ مُشَفَّح کے معنی سُریانی زبان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ کعب احبار کہتے ہیں ایک دن لشکر سلیمان علیہ السلام کا ہوا پر جاتا تھا

ناگاہ مدینے پر سے گزرا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا، یہ شہر نبی آخر الزمان کا ہجرت گاہ ہے، خوشی ہے اسکے لئے جو ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کرے پھر لشکر سلیمان علیہ السلام کا بیت اللہ کی طرف سے گزرا بیت اللہ رویا، ارشاد ہوا کیوں روتا ہے، عرض کیا آج ایک پیغمبر تیرے پیغمبروں سے اور ایک گروہ تیرے دوستوں سے ادھر سے گزرا لیکن نہ مجھ میں اترا نہ مجھ میں نماز پڑھی اور میرے گرد بت پوجے جاتے ہیں، ارشاد باری ہوا چپ رہ میں تجھے سجدہ کرنے والوں سے بھر دوں گا، اور تجھ میں نئی کتاب اتاروں گا اور نبی آخر الزماں کو تجھ میں پیدا کروں گا جو مجھے سب پیغمبروں سے زیادہ پیارا ہے، اور تجھ میں ایسے لوگ مقرر کروں گا جو مجھ کو پوجیں گے اور اپنے بندوں پر تیرا حج فرض کروں گا کہ وہ تیری طرف یوں ٹوٹینگے جیسے گدھ اپنے گھونسلے کی طرف ٹوٹتا ہے اور تیرے شوق میں وہ یوں روتے جائیں گے جیسے اونٹنی اپنے بچوں کی طرف اور کبوتر اپنے انڈوں کی طرف اور تجھے بتوں اور بت پرستوں سے پاک کر دوں گا۔ انجیل مقدس میں آپ کی صفت اس مضمون کے ساتھ وارد ہے کہ اسکے ہاتھ میں لوہے کی چھڑی ہوگی کہ اس سے جہاد کرے گا، اور اس کی امت بھی اسی طرح قتال کرے گی اور عیسیٰ علیہ السلام کو خطاب ہوا کہ سن اور خبردار ہو اے پاک عورت کنواری بتول کے پیارے بیٹے ہیں نے تجھے بے باپ کے پیدا کیا نشانی واسطے سارے جہان کے، پس میری ہی پرستش کر اور مجھ ہی پر بھروسہ کر اور اہل سودان سے کان کھول کر کہدے کہ میں ہی ہوں اللہ، زندہ قائم رہنے والا کہ ہمیشہ رہوں گا۔ تصدیق کرو اس نبی اُمّی کی کہ صاحب اونٹ اور قمیص اور دستار اور نعلین اور ہراوہ کا ہے، بال اس کے کچھ خم دار اور پیشانی اس کی کشادہ، آنکھیں سیاہ، پلکیں جھکی، بھویں ملی، ناک بیچ میں اونچی رخسارے ابھرے، داڑھی گھنی، پسینہ اس کا مثل موتی کے اور خوشبو اس کی مانند مشک کے

گردن اسکی گویا چاندی کی صراحی ہے زبور مقدس میں ہے۔ یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ اُبَارِکُ عَلَیْکَ فَتَقَلَّدِ السَّیْفَ فَاِنَّ بَھَاءَکَ وَحَمْدَکَ الْغَالِبُ اے احمد رحمت نے جوش مارا تیرے لبوں پر میں اس لئے تجھے برکت دیتا ہوں تو اپنی تلوار حمائل کر تیری چمک اور تیری تعریف غالب ہے آگے فرمایا جاتا ہے۔ اَلْاُمَمُ یَخِرُّوْنَ تَحْتَکَ سب امتیں تیرے قدموں پر گریں گی۔ کِتٰبٌ حَقٌّ جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْیُمْنِ وَالتَّقْدِیْسِ مِنْ جَبَلِ فَارَانَ سچی کتاب لایا اللہ برکت و پاکی کے ساتھ مکہ کے پہار سے وَامْتَلَأَتِ الْاَرْضُ مِنْ تَحْمِیْدِ اَحْمَدَ وَتَقْدِیْسِہٖ بھر گئی ساری زمین احمد کی "حمد" اور اُس کی پاکی بولنے سے وَمَلَکَ الْاَرْضَ وَرِقَابَ الْاُمَمِ احمد مالک ہوا تمام زمین کا اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

توریت میں ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا اِنَّ ھَاجَرَ تَلِدُ وَتَکُوْنُ مِنْ وَّلَدِھَا مَنْ یَدُہٗ فَوْقَ الْجَمِیْعِ مَبْسُوْطَۃً اِلَیْہِ بِالْخُشُوْعِ۔ اے ابراہیم ہاجر کی اولاد سے ایسا لڑکا پیدا ہوگا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جس کا ہاتھ تمام مخلوق پر ہوگا اور اسی کے آگے تمام عالم کے ہاتھ نہایت عاجزی کے ساتھ پھیلے ہونگے۔

لکھا ہے بارہ پیغمبروں نے یہ دعا کی ہے کہ خدایا تو ہمکو امت محمدی میں داخل فرمادے۔ کہتے ہیں ایک بار لشکر اسلام کسی غار کے قریب ٹھہرا تھا۔ ناگاہ اس غار سے ایک دردناک آواز آنا شروع ہوئی کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْاُمَّۃِ الْمَرْحُوْمَۃِ الْمَغْفُوْرَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا الْمُبَارَکَۃِ الٰہی مجھ کو تو اس امت میں کر جس پر تو نے رحم فرمایا ہے جس کی تو نے مغفرت کی ہے جس کی دعاؤں کو تو نے قبول فرمایا ہے جس پر تو نے برکتیں اتاری ہیں دریافت کیا کہ دعا کرنے والے کون ہیں معلوم ہوا حضرت الیاس پیغمبر ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے ہیں۔......

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّةِ اَحْمَدَ اے اللہ مجھ کو احمد کی امت میں کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ایک بار جناب کلیم اللہ کو خطاب ہوا اے موسیٰ احمد کو نہ مانے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے عرض کیا الٰہی
احمد کون ہے فرمایا وہ تمام خلق کا سردار ہے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے میں نے
اس کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھا اور جب تک اس کی امت داخل نہ ہولے جنت کو سب
امتوں پر حرام کیا عرض کیا الٰہی اس کی امت کون ہیں فرمایا وہ لوگ کہ ہر بلندی و پستی پر میری
حمد کریں گے۔ اور ہر حال میں میری اطاعت پر کمر باندھیں گے، اپنے ہاتھ اور پاؤں اور منھ
پاکیزہ رکھیں گے۔ دن کو روزہ رکھیں گے، رات کو عبادت کریں گے، میں ان کی تھوڑی
عبادت کو قبول اور فقط کلمۂ توحید پر بہشت بریں میں داخل فرماؤں گا موسیٰ علیہ السلام
نے عرض کی الٰہی مجھ کو اس امت کا پیغمبر کر ارشاد ہوا اون کا پیغمبر انہیں میں سے ہوگا
یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، عرض کیا مجھے اس پیغمبر کی امت میں کر ارشاد ہوا تو زمانے
میں اس سے پہلے اور وہ زمانہ میں تیرے بعد ہے مگر تجھے اور اسے جنت میں اکٹھا
کروں گا۔

قصیدہ

خدا نے اس قدر اونچا کیا پایا محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ نہ پہچانا کسی نے آجتک رتبہ محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم

مختصر یہ کہ نور پاک سید لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شیث علیہ السلام سے درجہ
بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا ہوا حضرت عبد المطلب کی پیشانی میں جلوہ گر ہوا۔
منقول ہے کہ عبد المطلب کی اہل مکہ بہت تعظیم و تکریم کرتے اور خانہ کعبہ کی خدمت اور
ریاست حضرت عبد المطلب کو دی گئی اور حضرت عبد المطلب سے مشک کی خوشبو آیا کرتی
تھی کہ نور محمدی ان کی پیشانی سے چمکتا جب اہل مکہ پر کوئی مشکل پڑتی تو سب لوگ
جمع ہو کر حضرت عبد المطلب کو پہاڑ پر لیجاتے اور ان کے وسیلہ سے دعا کرتے اور قحط
کے موقعوں پر ان کے وسیلہ سے پانی مانگتے، نور محمدی کی برکت سے سب کی مشکلیں آسان

ہوتیں مینھ برستا قحط دفع ہوتا۔ اور کیوں نہ ہوتا کہ حضور کا لقب مبارک دَافِعُ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ہے۔ **روایت ہے** کہ ابرہا ملک یمن سے مع اپنے لشکر اور سفید ہاتھی کے خانہ کعبہ ڈھانے کو آیا عبد المطلب کو خبر ہوئی اہل مکہ سے فرمایا۔ اے لوگو نہ گھبراؤ اس کا محافظ و نگہبان اللہ ہے، ہماری کیا طاقت جو خانہ کعبہ کی حفاظت کرسکیں پس ابرہا آیا اور قریش کے اونٹ ہکالے گیا حضرت عبد المطلب مکے کے ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے، نور محمدی ان کی پیشانی میں مثل ہلال چمکا کہ بیت اللہ میں اس کی روشنی پھیل گئی، جیسے نہایت روشن چراغ روشن ہو جب حضرت عبد المطلب نے اس نور کی چمک دمک دیکھی تو کہا اے قریش جاؤ بیشک تم پر مشکلیں آسان کردی گئیں یہ نور کریم کی چمک ہم کو فتح عظیم کی خبر دیتی ہے قریشی وہاں سے پلٹے اور متفرق ہوئے ادھر ابرہہ نے ایک شخص کو حضرت عبد المطلب کے پاس بھیجا تھا جب وہ ...... حضرت عبد المطلب کے پاس آیا اور چہرے پر نظر پڑی بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا اور اس سے ایسی آواز نکلی جیسے گائے کی.. آواز ذبح ہوتے وقت نکلتی ہے، جب ہوش میں آیا حضرت عبد المطلب کی اس نے بہت تعظیم کی اور کہا بے شک تم قریش کے سردار ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد المطلب نے ابرہہ کے اس سفید ہاتھی کو جسے وہ خانہ کعبہ کے ڈھانے کے لئے لایا تھا طلب کیا۔ وہ ہاتھی آپ کے سامنے لایا گیا جس وقت اس ہاتھی کی نظر حضرت عبد المطلب کی پیشانی پر پڑی فوراً سجدے میں گرا اور کہا اے عبد المطلب سلام ہے اس نور پر جو تمہاری پیشانی میں چمک رہا ہے۔ پس اللہ جل جلالہ نے ابابیلیں ابرہہ پر بھیجیں ہر ابابیل تین تین کنکریاں دانہ مسور کی برابر لئے ہوئے یعنی ایک کنکری چونچ میں اور دو پنجوں میں، آئیں اور پھینکیں کہ تمام لشکر ابرہہ کا نہ و بالا اور برباد ہو گیا، اسی کو قرآن کریم فرمارہا ہے۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ؕ

اے محبوب کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل یعنی ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا
سبحان اللہ لفظ الم تر یہ بتا رہا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں تشریف
لانے سے پہلے بھی حالات عالم ملاحظہ فرما رہے تھے۔ اسی لئے علماء ارشاد فرماتے ہیں کہ
ازل سے ابد تک کوئی چیز آپ سے غائب نہیں وہ سب کے دیکھنے والے اور ہر صدا کے سننے
والے اور ہر بات کا علم رکھنے والے ہیں کیونکہ وہ ذات مصطفوی سراپا نور الہٰی ہے اور
نور الہٰی سے کوئی شئے حجاب نہیں ہوسکتی ہے

قصیدہ

عالم میں کیا ہے جس کی تجھ کو خبر نہیں ؎ ذرہ ہے کونسا تری جس پر نظر نہیں

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عبد المطلب کو ابرہہ کے شر سے بچایا تو ایک روز حضرت
عبد المطلب آرام فرما تھے کہ قسمت جاگ اٹھی خواب میں دیکھا کہ ایک درخت سرسبز شاداب
زمین سے اُگا اور طرفۃ العین میں اتنا بلند ہوا کہ اس کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل
گئیں اور اس سے وہ نور عظیم چمکا کہ ضیائے آفتاب سے ستر حصہ زیادہ تھا عرب و عجم کو
اس کے حضور سجدہ کنا دیکھا۔ ناگاہ آنکھ کھل گئی تشریف لے گئے اور کاہنوں سے خواب
بیان کیا انھوں نے سنکر کہا اے عبد المطلب اگر تمہارا یہ خواب سچا ہے تو تمہاری صلب سے
وہ نبی آخر الزماں پیدا ہوگا کہ جس کی نبوت و رسالت حکومت شوکت جاہ و منزلت
قدرت و رفعت کا ڈنکا ہمیشہ عالم میں بجے گا۔
القصہ وہ نور پاک حضرت عبد المطلب سے منتقل ہوکر پیشانی حضرت عبد اللہ
میں جلوہ گستر ہوا۔ مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ حسن و جمال میں شہرۂ آفاق تھے نور محمدی
نے ان کی قسمت کو جگمگا دیا جس جانور کو حضرت عبد اللہ شکار کرنا چاہتے وہ خود ان
کے پاس آجاتا اور صاف کہتا اے عبد اللہ یہ جانور جو تمہارے پیشانی میں چمک رہا ہے ہم
تو خود اس کے شکار ہیں۔ اس کے بندے ہیں ہمیں جو چاہو کرو ؎

ہمہ آہوانِ صحرا سرِ خود نہادہ برکف | بامید آنکہ روزے بہ شکار خواہی آمد

حضرت عبداللہ جس بت خانے کی طرف سے گزرتے ہیں تو بتوں سے صاف آواز آتی ہے کہ اے عبداللہ والد رسول اللہ ہمارے قریب نہ آیئے کیونکہ نور محمدی آپ کی پیشانی میں ہے جو ہماری تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا۔ حضرت عبداللہ جس درخت خشک کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں اس نور پاک کی برکت سے وہ درخت خشک ہرا ہو جاتا ہے جس سوکھے ہوئے جنگل میں قدم رکھتے ہیں نور محمدی کی برکت سے فوراً جنگل سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے سبحان اللہ خشک جنگل کیوں نہ ہرے ہوں کہ اس محبوب کریم کا نام پاک لئے تو مرجھائے ہوئے دل ہرے ہو جاتے ہیں مدینہ طیبہ کس کے قدم مبارک سے رشک گلشن بنا ہوا ہے خاک طیبہ کس کے تلوؤں کے مس ہونے سے خاک شفا بنی ہوئی ہے مدینہ طیبہ کی مقدس ہوا کو کس کے انفاس لطیفہ نے خوشبودار بنا دیا ہے ؎ قصیدہ

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے ؎ کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

وہ آستانہ حبیب وہ بارگاہِ محبوب ہے جہاں ہزارہا نامراد آتے ہیں مرادیں لے کر جاتے ہیں خالی کشکول لاتے ہیں بھر کر لیجاتے ہیں عرش اسی کا جویاں اور کعبہ اسی کا مدح خواں ؎

ترجیع بند

نہ کیونکر مدینے پہ کعبہ ہو قرباں | کہ ہیں جلوہ گر اس میں محبوب یزداں

قصیدہ

کیوں کر نہ ہو ملکے سے سواد شان مدینہ | وہ جبکہ ہوا مسکنِ سلطان مدینہ

ستر ہزار فرشتے صبح کو اس روضۂ انور پر حاضر ہوتے ہیں عصر کے وقت وہ واپس ہوتے ہیں اور نئے ستر ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو صبح تک حاضر رہتے ہیں پھر یہ قدرت رب کہ جن کو حاضری کا ایک بار موقع مل گیا پھر قیامت تک ان کو دوبارہ حاضری بارگاہ حبیب کی اجازت نہیں ہر مرتبہ نئے ہی ملائکہ آتے ہیں اور یہی سلسلہ تا قیامت

لہ حدائق بخشش حصہ اول میں ملے
لہ یہ قبالہ بخشش میں ملے ۱۲

جاری رہے گا۔ جبرئیل امین اس آستانے کے دربان ہیں۔

قصیدہ

افلاک سے اونچا ہے ایوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا	ع	جبرئیل معظم ہے دربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

بڑے خوش نصیب ہیں وہ جو آستانۂ کریم پر حاضری دیتے ہیں سبز گنبد کا نظارہ کرتے ہیں سنہری جالیاں ہاتھوں میں اور مچل مچل کر فریادیں کر رہے ہیں مرادیں مانگ رہے ہیں دل کی حسرتیں نکال رہے ہیں ایک ہم بدنصیب ہیں کہ اس آستانے سے دور پڑے ہیں اور فراق محبوب میں رو رو کر زبان حال سے عرض کر رہے ہیں۔ قصائد

بکار خویش حیرانم اَغِثنی یا رسول اللہ	۱	پریشانم پریشانم اَغِثنی یا رسول اللہ
پھر اٹھا ولولۂ یاد مغیلانِ عرب	۲	پھر کھنچا دامنِ دل سوئے بیابانِ عرب
چھائے غم کے بادل کالے	۳	میری خبر اے بدر دجے لے
مدینے میں بلا لے رہنے والے سبز گنبد کے	۴	بدوں کو بھی نبھا لے رہنے والے سبز گنبد کے
یا نبی لب پہ آہ و زاری ہے	۵	روز و شب تیری یادگاری ہے
پہونچوں اگر میں روضۂ انور کے سامنے		سب حالِ دل بیاں کروں سرور کے سامنے

قصیدہ

کے بود یارب کہ رو در طیبہ و بطحا کنم	گہ بہ مکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم
بر کنارِ زمزم از دل برکشم یک زمزمہ	گز دو چشمِ خونفشاں آں چشمہ را دریا کنم
گردِ صحرائے مدینہ بوئیت آمد یا رسول	جانِ خود را من فدائے خاکِ آں صحرا کنم
بر درِ باب السلام آیم بگریم زار زار	گہ بہ باب جبرئیل از شوق واویلا کنم
یا رسول اللہ بہ سوئے خود مرا راہِ نما	نازِ فرق سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم
آرزوئے جنت الماویٰ بروں کردم ز دل	جنتم ایں بس کہ بر خاکِ در ماویٰ کنم
ہر دم از شوقے تو معذورم مگر ہر لحظہ	جامی آسا نامۂ شوقِ دگر انشا کنم

قصیدہ

یارسول اللہ بدرگاہت پناہ آوردہ ام ❊ ہیچو کاہے عاجزم کوہِ گناہ آوردہ ام

یاشفیع المذنبیں بار گناہ آوردہ ام ❊ بر درت ایں بار بالپشت دوتا آوردہ ام

چشم رحمت برکشا موئے سفیدم را ببیں ❊ گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام

آں نمی گویم کہ بودم سالہا در راہِ تو! ❊ ہستم آں گمراہ کہ اکنوں رو براہ آوردہ ام

عجز و بیخویشی و دلریشی و درویشی و درد ❊ ایں ہمہ بردعوئ عشقت گواہ آوردہ ام

چار چیز آوردہ ام شاہا کہ در گنج تو نیست
بیکسی و ناکسی عجز و گناہ آوردہ ام

حضرت عبداللہ کے حسن و جمال پر قریش کی بہت سی عورتیں فریفتہ تھیں اور راہ میں کھڑے ہو کر آپ کا انتظار کیا کرتیں اور اپنے دام فریب میں حضرت عبداللہ کو پھانسنا چاہتیں مگر اللہ تعالیٰ ان کو نور محمدی کی برکت سے محفوظ رکھتا۔ بعض لوگ اہل کتاب سے یہ معلوم کر کے کہ پیغمبر آخرالزماں کا ظہور ان سے ہوگا حضرت عبداللہ کے دشمن ہو گئے تھے رات دن قتل کی فکر میں رہا کرتے۔ لیکن نور محمدی ان کا محافظ و نگہبان رہا ایک بار حضرت عبداللہ جنگل میں تنہا تھے، دشمنوں نے گھیر لیا قتل کرنے کا ارادہ کیا کہ یکایک غیب سے کچھ سوار نمودار ہوئے، اور ان دشمنوں کو فی النار والسقر کر کے غائب ہو گئے۔ اس واقعہ کو وہب بن زہری یعنی آپ کی والدہ ماجدہ آمنہ خاتون کے والد دیکھ رہے تھے، فریفتہ ہو گئے اور اپنی بی بی سے آکر کہا کہ آج میں نے حضرت عبداللہ سے عجیب آثار دیکھے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے ساتھ کر دوں۔ الغرض طرفین میں رضامندی ہوئی، اور حضرت عبداللہ کا نکاح آمنہ سے کیا گیا جس رات نور مصطفوی آپ کی والدہ ماجدہ کو ملا اس شب ملک و ملکوت میں پکار دیا گیا کہ تمام عالم کو انوار قدس سے روشن کر دیں، رضوان کو حکم ہوا کہ فردوس بریں کے دروازے کھول دے اور تمام عالم کو خوشبو

سے معطر کر دے کہ آج کی رات نور محمدی نے بطن آمنہ میں قرار پکڑا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں۔

كَانَ مِنْ دَلَالَةِ حَمْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَقَالَتْ حُمِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَهُوَ اَمَانُ الدُّنْيَا وَسِرَاجُ اَهْلِهَا ط

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حمل مبارک کی نشانیوں سے تھا کہ قریش کے جتنے چوپائے تھے سب نے اس رات کلام کیا اور کہا رب کعبہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمل میں تشریف فرما ہوئے وہ تمام دنیا کی پناہ اور جہان کے سورج ہیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں مجھ کو کوئی اثر حمل کا معلوم نہ ہوا۔ جب چھ مہینے گزرے کسی نے خواب میں کہا تیرے حمل میں بہتر عالم کا ہے، پیدا ہو تو اس کا نام محمد رکھنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح ہر مہینے میں حضرات انبیا نے آپ کی والدہ ماجدہ کو حضور کی تشریف آوری کی خوشخبری سنائی۔ جب مہینہ ربیع الاوّل کا شروع ہوا عالم انوار آسمانی سے منور ہو گیا اور آمنہ کے دل میں عجیب طرح کی خوشی پیدا ہوئی۔ کبھی عالم خواب میں ان کو بشارت ہوتی اور کبھی عالم بیداری میں فرشتوں کی تسبیح و تہلیل کی آواز آتی۔

ساتویں شب حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے خوشخبری دی کہ اے آمنہ تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے شکم سے پیغمبر کریم ظاہر ہونے والے ہیں، پیدا ہوں تو ان کا نام محمد رکھنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ گیارھویں رات فرشتے تسبیح و تقدیس میں مشغول رہے۔ بارھویں رات منادی نے ندا دی اے آمنہ تجھے اس مولود کریم کے ساتھ بشارت ہو جو آج تیرے بطن سے ظاہر ہوگا۔ نام اس کا محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمنہ پاک فرماتی ہیں جب آثارِ وضع شروع ہوئے میں تنہا تھی، ایک وحشت ناک آواز سنی جس سے مجھ پر خوف طاری ہوا۔ یکایک ایک فرشتہ بشکل مرغ سفید آیا۔ اور اس نے اپنے بازو میرے

سینے پر ملے وہ خوف جاتا رہا، پھر ایک پیالہ شربت کا میں نے پایا خوب سیر ہو کر پیا پیتے ہی قرار و سکون حاصل ہوا پھر میں نے دیکھا کہ بیٹیاں عبدمناف کی میرے گرداگرد کھڑی ہیں مجھے تعجب ہوا کہ یہ کہاں سے آگئیں، اتنے میں ان عورتوں میں سے ایک نے کہا کہ میں آسیہ فرعون کی عورت ہوں دوسری نے کہا میں مریم بنت عمران ہوں، ہم سب اللہ کے حکم سے جنت سے تمہاری خدمت کے لئے حاضر ہوئے ہیں، اس رات انوار زمین و آسمان میں تابان اور ستارے زمین کی طرف مائل، ملائکہ آسمان زمین پر اترے، جبرئیل و اسرافیل مولدِ شریف میں حاضر ہوئے، ایک علم مشرق اور ایک مغرب اور ایک کعبہ کی چھت پر بلند کیا گیا ہے، عرش وجد میں جھوم رہا ہے کعبہ تشریف آوری حبیب کی سنکر مست ہے، مقام ابراہیم کی طرف سجدے میں جھکا ہوا ہے اور ربّ کریم کا شکر ادا کر رہا ہے، بت روئے زمین کے اوندھے گر گئے ہیں، تخت شیاطین کے الٹ گئے ہیں، ابلیس لعین اپنی ناپاک جماعت کو لئے ہوئے کوہ بوقبیس میں اپنا سر ٹکرا رہا ہے اور آہ و نالے کر رہا ہے غرض آسمان و زمین، عرش و کرسی، لوح و قلم، بحر و بر، سنگ و شجر، شمس و قمر، جن و بشر حور و ملک، خوشی سے جامے میں پھولے نہیں سماتے، ملائکہ صف بصف دست بستہ باادب حاضر کہ بزم کونین کا دولہا، عرش کی آنکھوں کا تارا، عاصیوں کا سہارا محبوب دل آرا ربّ العرش کا پیارا، بیکسوں کا والی، گناہ گاروں کا حامی بے یاروں کا حمایتی بے مونسوں کا مونس بے یاروں کا یار، بے مددگاروں کا مددگار، غریبوں کا فریادرس، مرادیں دینے والا، پکار سننے والا، دافع البلا، مشکلکشا، حاجت روا، بادشاہ حق آگہی تاجدار لولاک لما، شمع وحدت، آفتابِ رسالت، ماہتاب نبوت، سراپا رحمت، سید اکرم، مولائے اعظم حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنقریب اپنے قدم پاک سے فرش زمین کو منور فرمانے والا ہے، صبح صادق نمایاں ہونیوالی ہے مشتاق لقا کس ذوق و شوق سے دست تمنا پھیلائے ہوئے عرض کر رہے ہیں۔

اِظْهَرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن
اِظْهَرْ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْن
اِظْهَرْ یَا اَکْرَمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ط

جلوہ فرمائیے اے سردار رسول کے۔
جلوہ فرمائیے اے تمام انبیا کے خاتم۔
جلوہ فرمائیے اے سب اگلے اور پچھلوں سے زیادہ کریم

قصیدہ برائے قیام

مچی ہے دھوم پیمبر کی آمد آمد ہے
کیا ہے سبز علم نصب بام کعبہ پر
نہ کیوں ہو نور سے تبدیل کفر کی ظلمت
ہے جبرئیل کو حکم خدا خبر کر دو
خوشی کے جوش میں ہیں طبلبیں بھی نغمہ کناں
دوزانو ہو کے ادب سے پڑھو صلاۃ وسلام

حبیب خالق اکبر کی آمد آمد ہے
کہ دو جہان کے سرور کی آمد آمد ہے
خدا کے ماہ منور کی آمد آمد ہے
کہ آج حق کے پیمبر کی آمد آمد ہے
چمن میں آج گل تر کی آمد آمد ہے
عزیز و خلق کے مصدر کی آمد آمد ہے

جمیلؔ قادری کہدے کھڑے ہوں اہل سنن
ہمارے حامی دیاور کی آمد آمد ہے

صلاۃ سلام

اے شہنشاہ مدینہ الصّلاۃ والسلام
رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ کہتے ہوئے پیدا ہوئے
دست بستہ ہر فرشتے نے پڑھا ان پر درود
مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود
بت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بت گر گئے
سر جھکا کر با ادب عشق رسول اللہ میں
غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں
میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنیکے بعد

زینت عرش معلی الصّلاۃ والسلام
حق نے فرمایا کہ بخشا الصّلاۃ والسلام
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصّلاۃ والسلام
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصّلاۃ والسلام
جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصّلاۃ والسلام
کہہ رہا تھا ہر ستارہ الصّلاۃ والسلام
گل کھلا باغ احد کا الصّلاۃ والسلام
میرا لاشہ بھی کہے گا الصّلاۃ والسلام

بعد قیام بیٹھ کر یہ قصیدہ پڑھیئے : — لہ قبالۂ بخشش میں ہے

زیب دنیا ہوئے وہ شاہِ ہدیٰ آج کی رات — لہ دونوں عالم میں ہے یہ شور مچا آج کی رات

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش جمعہ کو نہ ہوئی بلکہ دوشنبہ کو ہوئی تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے آقا کیسے مبارک دن پیدا ہوئے بلکہ یہ سمجھیں کہ دوشنبہ کو فضیلت حضور کی ولادتِ شریفہ سے حاصل ہوئی کہ روز جمعہ اگرچہ سید الایام ہے مگر دوشنبہ کو بھی حضور کی ولادت کی وجہ سے بڑی فضیلت حاصل ہے، مروی ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوشنبہ کو دوست رکھتے تھے کسی نے سبب پوچھا فرمایا یہ میری پیدائش کا دن ہے، اور حضور دوشنبہ روزہ رکھتے۔ اور اسی دن حضور پر وحی نازل ہوئی، اور اسی دن ہجرت فرمائی، اور اسی دن مدینہ منورہ پہونچے، اور اسی دن مکہ کو فتح فرمایا، اور اسی دن رحلت فرمائی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نیز ولادت اقدس ماہ رمضان میں نہ ہوئی اگرچہ ماہ رمضان سب مہینوں میں افضل ہے، مگر ماہ ربیع الاول شریف کو ایک خاص فضیلت حاصل ہے جو دوسرے مہینوں کو نہیں یہ کہ حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی اس میں پیدائش ہوئی۔ اگر ولادت ماہ رمضان میں ہوتی کہا جاسکتا تھا کہ ایسے بابرکت مہینے میں حضور کی پیدائش ہوئی اس لئے ولادت ربیع الاول میں ہوئی تاکہ معلوم ہوجائے کہ ماہ ربیع الاول شریف حضور کی پیدائش کے وجہ سے معظم ہے اور خاص شرف پایا ہے اور اسی وجہ سے آپ کی ولادت صبح صادق کے وقت ہوئی یہ اس لئے کہ اگر دن ولادت اقدس ہوتی تو رات اس شرف عظیم سے محروم ہوجاتی اور ہمیشہ اپنی بدقسمتی پر افسوس کیا کرتی اور اگر رات کو پیدائش ہوتی تو دن اس فضل سے محروم رہ جاتا اور تاقیامت غمگین رہتا پھر یہ کہ حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی آمد آمد کی خبر پر رات بھی بارگاہ الٰہی میں دست بدعا تھی کہ اے مولیٰ خیر مقدم حبیب سے مجھے محروم نہ کرنا دن بھی اسی کا ملتجی تھا کہ خداوندا یہ عزت مجھے نصیب فرمانا۔ لہٰذا صبح صادق کے وقت محبوب اکرم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوتے ہیں تاکہ دن بھی اپنی قسمت پر ناز کرے کہ ستاروں کا رنگ نہایت پھیکا ہوگیا سونے والے جاگ گئے. مخلوق خالق کی یاد میں مشغول ہوگئی، سپیدی نمایاں ہوگئی، میرا پیش خیمہ پہونچ گیا۔ الحمد للہ تاجدار عرب سلطان انبیا میرے اندر پیدا ہوئے اسی طرح رات بھی اپنے جامے میں پھولی نہیں سماتی ہے کہ ابھی آفتاب نہیں نکلا دن شروع نہیں ہوا صبح صادق کا وقت میرے اندر ہے لہذا شہنشاہ عرب محبوب رب نے مجھ میں جلوہ فرمایا۔ اللہ اللہ یہ ہیں رحمت عالم کہ ان کی رحمت سے کوئی بھی محروم نہ رہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیغمبر کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تمام انبیاء ورسل سے پیچھے آخر میں تشریف لائے کہ آپ خاتم النبیین سلطان المرسلین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور جو آپ کے بعد کسی کو نبی مانے یا کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی ہوسکتا ہے وہ مسلمان ہی نہیں ؎

رباعی

آئے جو یہاں حبیب یزداں پیچھے یعنی شہ مرسلان ذیشاں پیچھے
کیا معترضوں کو اس میں جائے حجت فوج آگے رہا کرتی ہے سلطاں پیچھے

حضور آفتاب ہیں اور سب انبیا ستارے، جب آفتاب نکلا ستارے اس کی روشنی میں مستور ہوگئے۔ علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ بردہ شریف میں ہے ؎

فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا یُظْھِرْنَ اَنْوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ
حَتّٰی اِذَا اَطْلَعَتْ فِی الْکَوْنِ عَمَّ ھُدَاھَا اَلْعَالَمِیْنَ وَاَحْیَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

یعنی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آفتاب فضل ہیں اور انبیا ستارے جب تک آفتاب طلوع نہ ہوا ستارے اسی آفتاب سے نور لیکر گمراہوں کی رہنمائی کرتے رہے مگر جب آفتاب فضل طلوع ہوا ہدایت کا نور پھیل گیا، تاریکی کفر نور اسلام سے مبدل ہوگئی نجاست کفر و شرک و بدعات و ضلالات زائل ہوگئیں سونے والے جاگ اٹھے بے جانوں

میں جان آگئی، بڑے بڑے مہر جالوں کے انوار اس آفتاب مدینہ کی شعاعوں سے دب گئے۔ ستارے روپوش ہو گئے۔ ان کا نور آفتاب کی چمک میں غائب ہو گیا ایک عالم نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی تصدیق کی ایک جہان نور ایمان سے منور و روشن ہو گیا۔

قصیدہ

بحمد اللہ عبد اللہ کا نور نظر آیا • ف مبارک آمنہ کو نور دل لخت جگر آیا

ف یہ قصیدہ قادر بخش نیل صاحب ۱۲۷

صبح ولادت کو عیص نامی راہب نے حضرت عبد المطلب سے کہا کہ اے عبد المطلب تمہارے گھر رات ایسا لڑکا ہوا ہے جسکی تمام عرب اطاعت کرینگے اور عرب و عجم کا مالک ہوگا اسی طرح مکہ معظمہ میں ایک یہودی تاجر نے کہا، اے گروہ قریش کیا تم میں آج کوئی لڑکا پیدا ہوا لوگوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، اس نے کہا ہاں سن لو آخر امت کا پیغمبر پیدا ہوا اور اسکے دونوں شانوں کے درمیان ایک نشانی اسکی پیغمبری کی ہے پس وہ یہودی معہ ایک جماعت کے در اقدس پر حاضر آیا اور آپکے دیکھنے کی تمنا ظاہر کی، حضرت عبد المطلب نے دکھایا اس نے پشت مبارک کو کھول کر دیکھا مہر نبوت پر نظر پڑی فوراً بیہوش ہو کر زمین پر گر گیا جب ہوش آیا تو کہنے لگا بنی اسرائیل سے نبوت گئی اور اے قریش مبارک ہو کہ یہ دولت مبارک تمہیں نصیب ہوئی۔ حسانؓ بن ثابت کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش کے وقت میری عمر سات یا آٹھ برس کی تھی، میں نے ایک عجیب واقعہ دیکھا کہ ایک یہودی اپنی قوم کے آگے فریاد کر رہا ہے اور قوم کہہ رہی ہے یہ تجھے کیا ہو گیا، کیوں اتنی فریاد و دبکا کر رہا ہے، اس نے کہا اے لوگو کیا پوچھتے ہو احمد کے ستارے نے طلوع کیا۔

بی بی آمنہ فرماتی ہیں جس وقت آپکی پیدائش ہوئی مشرق سے مغرب تک ایسا نور میں نے دیکھا کہ ملک شام کے مکانات و محل اس میں مجھے نظر آئے۔ قصیدہ

وہ ماہ عرب آج کعبے میں چمکا ۔۔۔ جو مالک ہے سارے عرب اور عجم کا

یہ قصیدہ قبالۂ بخشش میں ہے

لکھا ہے کہ جماعت قریش کا ایک خاص بت تھا کہ وہ لوگ ہر سال اسکے پاس جمع ہوکر عید مناتے اور جشن کرتے اور اسکی طرح طرح سے عبادتیں کرتے اس رات دیکھا کہ وہ بت اوندھا پڑا ہے۔ انہوں نے سیدھا کر دیا وہ پھر اوندھا گر گیا انھوں نے پھر سیدھا کر دیا کئی بار ایسا ہی ہوا۔ ایکبارگی اس بت کے اندر سے ان اشعار کی آواز آئی۔ ؎

تَرَدَّیٰ بِمَوْلُوْدٍ اَضَاءَتْ بِنُوْرِہٖ ۔۔۔ جَمِیْعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ

وَخَرَّتْ لَہُ الْاَوْثَانُ طُرًّا وَّاُرْعِدَتْ ۔۔۔ قُلُوْبُ مُلُوْکِ الْاَرْضِ جَمْعًا مِّنَ الرُّعْبِ

یعنی چادر اوڑھائی اس مولود کو کہ روشن ہوئیں اس کے نور سے زمین مشرق و مغرب کی ساری گھاٹیاں اور تمام بت اس مولود کی تعظیم کے لیے گر گئے اور کانپ اٹھے اور تمام بادشاہان جہاں کے قلوب اسکے رعب سے لرز گئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین وبارک وسلم۔

حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں جس صبح صادق کو سید الانبیا علیہ الصلاۃ والتسلیم پیدا ہوئے میں اس رات کو کعبہ کا طواف کرتا تھا آدھی رات گزر جانے کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک نور عظیم مشرق و مغرب کو گھیرے ہوئے ہے "کعبہ کو میں نے دیکھا کہ مقام ابراہیم کی طرف سجدے میں جھکا ہوا ہے اور کہہ رہا ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَبُّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی یعنی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے پروردگار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اَلَا اِنَّ قَدْ طَھَّرَنِیْ رَبِّیْ مِنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ خبردار ہو بیشک تحقیق میرے رب نے مجھے پاک اور ستھرا کر دیا بتوں کی نجاستوں اور بت پرستوں کی ناپاکیوں سے حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ ہیں وہاں سے مقام صفا پر آیا کچھ عجیب رنگ کے خوبصورت پرند دیکھے کہ جو آپس میں ایک دوسرے کو حبیب اکریم کے خیر مقدم کی خوشخبری دے رہے تھے پھر وہاں سے میں اپنے مکان پر آیا دروازہ بند تھا میں نے دستک دی کسی نے دروازہ کھولا اور کہا اے عبدالمطلب محمد پیدا ہوئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ میں نے کہا ذرا مجھے دکھاؤ ان کے نظارے سے

چشم و دل کو مسرور کروں، کسی نے آواز دی اے عبدالمطلب تم ہرگز اس وقت تک زیارت نہیں کرسکتے جبتک ہم ان کی قدمبوسی سے فارغ نہ ہوجائیں، عبدالمطلب فرماتے ہیں مجھے تعجب ہوا اور غصہ آیا کہ یہ کہنے والا کون ہے۔ اور یہ آواز کس کی ہے، تلوار میں نے نیام سے باہر کی اور مکان کے گوشوں میں گوینده کی تلاش کی، دیکھا کہ ایک طرف ایک شخص نقاب چہرے پر ڈالے تلوار ہاتھ میں لئے کھڑا ہے جس وقت میری نظر اس پر پڑی میرے جسم پر لرزہ پڑا اور تلوار میرے ہاتھ سے چھوٹ پڑی، اس شخص نے کہا، اے عبدالمطلب تم ڈرتے کیوں ہو۔ ہم ملائکہ آسمان ہیں بحکم باری زیارت حبیب کے لئے حاضر آئے ہیں، پہلے ہم زیارت کرلیں پھر تم دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کرنا، آمنہ پاک ارشاد فرماتی ہیں۔

لَمَّا خَرَجَ مِنْ بَطْنِیْ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ فَاِذَا اَنَا بِهٖ سَاجِدًا ط

ثُمَّ رَاَیْتُ سَحَابَةً بَیْضَاءَ قَدْ اَقْبَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰی غَشِیَتْهُ فَغُیِّبَ عَنْ وَّجْهِیْ ط

ثُمَّ تَجَلَّتْ فَاِذَا اَنَا بِهٖ مُدْرَجًا فِیْ ثَوْبِ صُوْفٍ اَبْیَضَ وَ تَحْتَهٗ حَرِیْرَةٌ خَضْرَاءُ وَقَدْ قَبَضَ عَلٰی ثَلٰثَةِ مَفَاتِیْحَ مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ

وَاِذَا قَائِلٌ یَّقُوْلُ قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلٰی مَفَاتِیْحِ الرِّیْحِ وَ مَفَاتِیْحِ النُّبُوَّةِ ط

ثُمَّ اَقْبَلَتْ سَحَابَةٌ اُخْرٰی حَتّٰی غَشِیَتْهُ

جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا کہ سجدے میں پڑے ہیں۔

پھر ایک سفید ابر نے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے۔

پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضور ایک اونی سفید کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں اور سبز ریشمین بچھونا بچھا ہوا اور گوہر شاداب کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ نصرت کی کنجیاں نفع کی کنجیاں نبوت کی کنجیاں سب پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ فرمایا۔

پھر اور ابر نے آکر حضور کو ڈھانپا کہ میری نگاہ

فَغِيْبَ عَنِّیْ ط ثُمَّ تَجَلَّتْ فَاِذَا اَنَابِهٖ قَدْ قَبَضَ عَلٰی حَرِيْرَةٍ خَضْرَاءَ مَطْوِيَّةٍ ط وَاِذَا قَائِلٌ يَقُوْلُ بَخٍ بَخٍ قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلَی الدُّنْيَا كُلِّهَا لَمْ يَبْقَ خَلْقٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِلَّا دَخَلَ فِیْ قَبْضَتِهٖ	سے غائب ہوگئے پھر روشن ہوا تو کیا دیکھتی ہوں کہ سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے اور کوئی منادی پکار رہا ہے واہ واہ ساری دنیا حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹھی میں آگئی زمین و آسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو انکے قبضہ میں نہ آگئی ہو

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں ؎

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ	اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

یعنی ہمارے نبی کریم صاحب امر و نہی ہیں تو ان سے زیادہ ہاں اور نہ فرمانے میں کوئی سچا نہیں.....
نسیم الریاض شرح شفا میں اس شعر کی شرح میں فرمایا گیا ؎

اِنَّهٗ لَا حَاكِمَ سِوَاهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَاكِمٌ غَيْرُ مَحْكُوْمٍ ط	نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم حاکم ہیں حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں تو وہ حاکم ہیں جہاں بھر میں کسی کے محکوم نہیں

امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں ؎

هُوَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِزَانَةُ السِّرِّ وَمَوْضِعُ نُفُوْذِ الْاَمْرِ فَلَا يُنْفَذُ اَمْرٌ اِلَّا مِنْهُ وَلَا يُنْقَلُ خَيْرٌ اِلَّا عَنْهُ ط	رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم خزانہ راز الہی و جائے نفاذ امر ہیں کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے۔
اَلَا بِاَبِیْ مَنْ كَانَ مَلِكًا وَّسَيِّدًا ۔ وَاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ وَاقِفُ ط	ہاں ہاں میرے باپ ان پر قربان جو بادشاہ اور سردار ہیں اس وقت سے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور مٹی یعنی خمیر میں تھے ؎

إِذَا دَامَ أَمْرًا لَا يَكُونُ خِلَافُهُ وَلَيْسَ لِذَا الْأَمْرِ فِي الْكَوْنِ صَارِفُ	وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اسکا خلاف نہ ہوتا کبھی نہ ہوگا اور تمام جہاں میں اس حکم کا پھیرنیوالا کوئی نہیں

امام احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں سے

هُوَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي جَعَلَ خَزَائِنَ كَرَمِهِ وَمَوَائِدَ نِعَمِهِ طَوْعَ يَدَيْهِ وَإِرَادَتِهِ يُعْطِي مَنْ يَشَاءُ ط	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل وعلیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اپنی نعمتوں کے خوان سب انکے حکم مطیع اور ارادے کے زیر فرمان کردیئے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں (قصیدہ)

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا	له	نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
یہ اکرام ہے مصطفےٰ پر خدا کا	عه	کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفےٰ کا
اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری	سه	فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
شاہ کونین جلوہ نما ہوگیا	عه	رنگ عالم کا بالکل نیا ہوگیا
شہنشاہ زمانہ با ہزاراں کرّ و فر آئے	ھ	کیا عالم یہ قبضہ ملک ہیں سب خشک و تر آئے

له یہ قصیدہ حدائق بخشش اول میں ہے ۱۲ عه یہ قصائد ذوق نعت میں ہے ۱۲ سه عه ھ یہ دونوں قصائد قبالہ بخشش میں ہیں ۱۲

جب حضور پیدا ہوئے ایک گوئندہ نے کہا یَرْحَمُكَ اللّٰهُ اللہ تجھ پر رحم کرے پھر غیب سے ندا ہوئی وہ پیارا ہادی پیدا ہوا جو اس پر ایک بار درود بھیجے گا حق تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا اور اس کا اجر بڑھائے گا صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اول جو کلمہ آپکی زبان فیض ترجمان سے نکلا یہ تھا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا فَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا قسطلانی اور ابونعیم روایت کرتے ہیں کہ بعد ولادت آپنے رب عزّ وجل کو سجدہ کیا اور انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھا کر لب اعجاز سے فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں بیشک میں اللہ کا رسول ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر بحر رحمت جوش زن ہوا رحمت کے والی نے اپنے نام لیوؤں کی طرف خاص نگاہ کرم فرمائی بارگاہ الٰہی میں عرض کی

رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رب میری امت مجھے دیدے ہبہ کردے ارشاد باری ہوا وَهَبْتُكَ اُمَّتَكَ بِاَعْلٰی هِمَّتِكَ اے حبیب تیری عالی ہمت کے باعث تیری امت میں نے تجھے دیدی پھر فرشتوں سے فرمایا گیا۔ اِشْهَدُوْا يَا مَلَائِكَتِیْ اَنَّ حَبِيْبِیْ لَا يَنْسٰی اُمَّتَهٗ عِنْدَ الْوِلَادَةِ فَكَيْفَ يَنْسٰهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اے میرے فرشتو گواہ رہنا کہ بیشک حبیب میرا پیدائش کے وقت اپنی امت کو نہ بھولا تو قیامت کے دن کب بھولیگا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے کہ بعد ولادت فرشتہ نے اس پانی سے جو اپنے ساتھ لایا تھا آپ کو تین بار نہلایا اور پارہ حریر سے ایک مہر کہ شکل میں مثل انڈے کے اور چمک میں مانند زُہرہ کے تھی نکال کر دوش نبوت پر لگائی۔ ابن جوزی لکھتے ہیں پھر فرشتے اس جناب کو آسمان پر لیگئے پروردگار نے تاج کرامت و خلعت عظمت عنایت فرمایا اور منادی نے ندا کی کہ اس مولود کریم کو اکناف عالم و اطراف زمین پھراؤ تاکہ خلق اسکے حال سے واقف ہو اور اسے صفوتِ آدم معرفت شیث۔ رقتِ نوح۔ خلتِ ابراہیم۔ انقیاد اسمٰعیل۔ صبر ایوب۔ شکر یعقوب۔ جمال یوسف۔ آواز داؤد۔ حکومت سلیمان۔ حکمت لقمان قوتِ موسیٰ۔ بشارت عیسیٰ۔ زہد یحییٰ عطا کرو۔ اور تمام انبیاو مرسلین کے اخلاق میں غوطہ دو صلوٰت اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انکو مشرق و مغرب میں پھراؤ اور موالد انبیا میں لیجاؤ تاکہ پیغمبر انکے حق میں دعائے برکت کریں اور ملت حنیف کا لباس پہنا کر ابراہیم علیہ السلام کے پاس آؤ۔ اور دریائے صحرا کو لیجاؤ کہ انکا نام وصف پہچانیں اور نام ان کا دریا میں ماحی ہے یعنی کفر و شرک کے مٹانے والے اور ایک روایت میں وارد ہوا مُحَمَّدْ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام روئے زمین کی سیر کراؤ اور ارواح ملائک جن و انس و حوش و طیور کو دکھاؤ اور کنجی نبوت و نصرت و خزانۂ عالم کی انکے ہاتھ میں دو اور سب پیغمبروں کے اخلاق انمیں جمع کرو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آمنہ پاک فرماتی ہیں اسوقت مجھے تین شخص نہایت خوبصورت نظر آئے گویا آفتاب انکے چہرے میں روان ہے ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ جس سے مشک کی خوشبو آتی اور دوسرے کے پاس زمرد کا طشت جسکے چار گوشے ہیں اور ہر گوشے میں آبدار موتی لگے ہیں پھر ایک گوئندے نے کہا اے خدا کے پیارے یہ طشت دنیا ہے اسکے جس

گوشے کو چاہے پسند کرے، آپنے بیچ میں ہاتھ رکھدیا غیب سے ندا ہوئی بخدا لئے کعبہ اسنے کعبہ کو کہ وہی اسکا مولد ہے اور وہی اسکا قبلہ اختیار کیا تمیرے کے ہاتھ میں حریر سبز کا ایک ٹکڑا تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طشت میں بٹھا کر ابریق کے پانی سے سات بار نہلایا اور جامۂ حریر میں لپیٹا پھر ایکنے آپکو پروں تلے چھپایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیکر کہا حضور کو بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے سب پیغمبروں کا علم اور سخاوت و شجاعت اور اسی طرح ہر خوبی ہر فضل کمال آپکو سب سے زیادہ عطا کیا، رضوان داروغۂ بہشت نے حاضر ہو کر آپکے کان میں کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو کہ تمہیں سب پیغمبروں کا علم ملا اور تم سب سے زیادہ بہادر اور دانشمند ہو، آمنہ پاک فرماتی ہیں غیب سے ندا ہوئی کیا خوب حکومت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی کہ تمام خلق آپکے قبضہ میں اور فرمانبردار ہو جائیگی جب فرشتے آپکی زیارت اور خدمت سے فارغ ہوئے، دایہ نے نہلانے کا ارادہ کیا آپنے بزبان فصیح فرمایا میں آب رحمت سے غسل دیا گیا ازل میں بھی پاک تھا اور اب بھی پاک پیدا ہوا بعدہٗ حضرت عبدالمطلب آپکو خانہ کعبہ لیگئے اور شکر الٰہی بجالائے اور چند اشعار آپکی مدح و ثنا میں کہے پھر وہاں سے لاکر بی بی آمنہ کی گود میں دیا۔ قصیدہ۔

اَلصُّبحُ بَدیٰ مِنْ طَلعَتِہٖ — وَاللَّیلُ دَجیٰ مِنْ وَفرَتِہٖ
فَاقَ الرُّسُلاَ فَضلاً وَّعُلاَ — یَھدِی السُّبُلاَ بِھُدَا یَتِہٖ
سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الحَجَرُ — شُقَّ القَمَرُ بِاِشَارَتِہٖ
کَنزُ الکَرَمِ مَولَی النِّعَمِ — ھَادِی الاُمَمِ بِشَرِیعَتِہٖ
اَزکَی النَّسَبِ اَعلَی الحَسَبِ — کُلُّ العَرَبِ فِی خِدمَتِہٖ
جِبرِیلُ اَتیٰ لَیلاً اَسرٰی — وَالرَّبُّ دَعَا فِی حَضرَتِہٖ
نَعلَ الشَّرَفِ وَاللہُ عَفَا — عَمَّا سَلَفَ مِن اُمَّتِہٖ
فَمُحَمَّدُنَا ھُوَ سَیِّدُنَا — وَالعِزُّ لَنَا بِاِجَابَتِہٖ

قصیدہ نور کا

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا — صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

نظم عربی

ثنائی علی من فدا ادمی فداه ‏— فدائی الی من سقی الله ثراه

بکائی بعشق النبی الکریم ‏— دعائی باعزاز دین القویم

خشوعی الی سید الانبیاء ‏— خضوعی الی قبلة الاولیاء

رجوعی الی افضل المرسلین ‏— رکوعی بمحراب شرع المبین

صلاتی علی خیر کل الانام ‏— سلامی علی فتح باب المرام

اصلی علی قبرک یا نبی ‏— اصلی علیک ایها الابطحی

اصلی علی دارک المحترم ‏— رجائی طواف بحیط الحرم

علیک الصلاة ای جمیل الشیم ‏— علیک الصلاة ای شفیع الامم

علیک السلام ای جمیل الجمال ‏— علیک الصلاة ای عمیم النوال

صلاتی علیک ای مجیب الصلاة ‏— صلاتی علیک ای سبیل النجاة

صلاتی علیک ای امیر العرب ‏— صلاتی علیک ای عظیم اللقب

سلامی علیک ای نجیب النجیب ‏— سلامی علیک ای انیس الغریب

علیک صلاتی وروحی فداک ‏— علیک سلامی ونفسی اتاک۔

اتوب الی الله علی بابک ‏— رجائی کثیر الی مابک

اغثنی تحصیل قال وحال ‏— اغثنی بتکمیل کل الکمال

اغثنی اغثنی نبی الکریم ‏— اغثنی اغثنی رسول الرحیم

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو ‏— جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

والحمد لله رب العلمین والصلاة والسلام علی اکرم الاولین والاخرین وآله وصحبه واهل بیته وازواجه وابنه الغوث الامین المکلین واولیاء امته وعلماء ملته واهل طاعته اجمعین الی یوم الدین ربنا تقبل من الفقیر الحقیر محمد جمیل الرحمن ملاح الحبیب القادری البرکاتی الرضوی غفرله

(رقمه محمد تصنیف حسین پورنوی ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۲)